ا/ل
ش ن 23 ۲

ا/ل
ش ن 23 ع

عنوان

(Ghazliyyat)

Sharam Author.

- Dewaan-e-Sharam

KASHMIR UNIVERSITY
Iqbal Library
Acc. No. 503629
Dated 11-4-05

Allama Iqbal Library
503629

گویا اجنبی ہی اگر انصاف سی دیکھی تو حقیقت مین بہت لطیف اور نئی ہی چشم بد دور ابہی تک اس زبان
فصیح کا جوبن اور رنگہا ہی بہت یادگار ہی حافظ حقیقی عین الکمال حسود سی بچای کہ اب تغیر عمل سی ہائی کمال
منتشر ہوی جاتی ہین ہر طرف سی اگر باہر والی اہل اعتبار سی زبان ملاتی ہین و دیکہی کسکا رنگ جمی
کمال انتشار ہی الغرض جب یہانتک لوگونکی طباعی اس حد کو پہونچی انکی جادو بیانی اور تحقیق مرتبہ سند کو
پہونچی تو بمقتضای فضلنا بعضکم علی بعض اس دور آخر مین حق تعالی نی تماشای قدرت کاملہ دکہایا یعنی بلقیس
چشم زہرہ قدم سر خیل اہل عفت مریم عصمت زینب النساء دوران فخر بیگمات ہندوستان جناب قدسی ب
معظمہ و محترمہ شمس النسا بیگم صاحبہ لازالت شموس اقبالہا الی یوم القیامہ المتخلص شرم نی بر نگ
طباعی او جوہر باطنی سی رنگ تازہ جمایا یعنی ایک دیوان فصاحت عنوان زبان اردو مین
موزون فرمایا اور بنظر فیض اثر رئیس خیل سخنوران جہان و استاد شعرای عالی طبعان مجمع دبیر و نادیر
جناب غفران مآب خواجہ محمد وزیر مرحوم وزیر تخلص مین گذرانا جناب مغفور نی بموجب کلام الملوک
ملوک الکلام کمال حسن نزاکت اور لطافت سی بقدر ضرورت تصرف کیا بیشتر غزلونکو انتہای خوبی
سی بدستور رہنی دیا سکی باوجودیکہ طبع نقاد کو کامل العیار جانا حق یہ ہی کہ کمال خداداد ہی کچہ کسی
خصوصیت نہین ہر شخص کی یکسان طبیعت نہین بڑونکی بڑی بات ہی سبحان اللہ
کیا قدرت رب کائنات ہی بیشتر ردیفین بعد انتقال خواجہ صاحب مرحوم باقی رہ گئین تہین
اونکو سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین موزون فرما کر خلعت ترتیب اور آراستگی پہنا کر نام تاریخی کی اس
احقر سی فرمائش ہوی فوراً عروس مضمون کہ مخبر مادہ سال ترتیب ہی ذہن مین گذرا بیت تہا
قدردانی اور بندہ پروری سی پسند فرمایا خلعت قبول سی سربلند فرمایا اور یہ قطعہ برجستہ کہ
فی الفور جناب معظمہ نی لکہا تہا بسبیل مذکور یہان مرقوم ہوا المصنفہ ہو گیا آج مرتب دیوان
فضل خالق سی بحسن عنوان ؛ نام دیوانکی ہوی مجکو فکر ؛ سیر باد دیسی ہی کچہ آیا ذکر ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقر ہون کہ وزالسی ہین تیری وحدت کا
ادا ہوا نہین کچہ حق جو ہی عبادت کا
سنا ہی شور جو عالم مین تیری رحمت کا
بشر کیو اسطی کین خلق نعمتین کیا کیا
او سکلے حصی ہین نعمت گر بکی آئی ہی
جو تیری خوفسی ہین بعد مرگ کانپ اوٹہی
تو اہی بشد نوا زیسی بخشیدیگا ہین
تو ہی کریم و رحیم اور تو ہی ہی قہار
دو ئی ہو دو راہی بخت خفتہ ہو بیدار
نگاہ غور سی دیکہو تو میری کیطرف
ہر ایک ذرہ ہی رشک نیر اعظم

نکیون ہو ورد مجہی کلمہ شہادت کا
فقط ہمین تو وسیلہ ہی تیری رحمت کا
امیدوار ہی ہر گناہ جنت کا
کرون مین شکر ادا کونسی عنایت کا
امیدوار جو بندہ ہی تیری رحمت کا
تو سمجہین اہل عدم زلزلہ قیامت کا
وگرنہ ہمنی کیا کون کام جنت کا
تو ہی ہی مالک و قاسم جحیم و جنت کا
جو چشم دل سی اوٹہی پردہ خواب غفلت کا
اس آئینی مین ہی جلوہ تمہاری صنعت کا
کبہی دکہای سمان گر تو اپنی قدرت کا

یہ آرزو ہی مجھی اے سپہر عرب | کروں مدینی میں آکر طواف تربت کا
ہی تجھسی عشق محبت تری وصی سی ہی | یہی وسیلہ ہی و زجزا شفاعت کا

کبھی نہ حرف محبت میں آئیگا ای شرم
کھدا ہی دل کی نگینی یہ نام حضرت کا

یہ ادنی سا اثر ہی الفت ساقی کوثر کا
جسی جای سخن ہو ہمیں وہ مردود عالم ہے
لئی پھرتا ہی جاروب شعاع مہر کیوں گردوں
مقرب اس سی ہے مشہور وہ سارے فرشتوں میں
شرف حاصل ہو فوراً مہر عالمتاب بنجائے
بجا ہی قدرت خالق کہوں گر ذات اقدس کو
چھپا نا زیر داماں کرم لطف و عنایت سے
جسی کہتی ہیں سب کوثر تری گیسو دہو ہو ئے
نکیو نکر بہاگ نکلی صورت روباہ ہر کافر
دم ہیجا جو تو شمشیر کھینچی غیظ میں آکر
ترا مولد ہوا جب خانہ کعبہ ملک بولی
کہلایا ماحضر سائل کو خود فاقی کئی اکثر
نبی نی لحمک لحمی کہا کسکو سوا تیرے

دل شیدا بنا شیشہ شراب عشق حیدر کا
بلا شبہہ ہی نفس ناطقہ تو ہی پیمبر کا
یہ کیا جاروب کش ہی آستان شاہ خیبر کا
کہ جبریل امیں اک پاسباں ہی اسکی در کا
بڑی بہتر تو جو ذرہ بنی تیری خاک پا نور کا
کہ اسمو لا اٹھا سکتا ہی تو لکھا مقدر کا
بہت ڈر کا ہی مجکو گرمی خورشید محشر کا
لقب ہی مشک جنت نکہت زلف معنبر کا
کہ تو ہی شیر حق اور قوت بازو پیمبر کا
تو ہو مشکل بچانا حضرت جبریل کو پر کا
ہوا مختار پیدا ہوتی ہی اللہ کی گھر کا
بھرا خواں کرم سی پیٹ تو نی ہر قلندر کا
وصی ہی تو بلا فصل اور بہای ہی پیمبر کا

ہمیں ای شرم سب سی پیشتر جائینگی جنت میں
ہماری ہاتھ آیا ہی ذریعہ حب حیدر کا

5

فرو داہی خنجر ہوئی ضم بجی سی گفتگو
اوسدن مرا ملی کا سوال و جواب کا

سوتی تمام عمر نہ شرمندگی سی ہم
سہوا خیال ہجر مین آیا جو خواب کا

بخضر ہم سمجہین ہم اوسی آب حیات سی
وہ مست ناز دی جو پیالہ شراب کا

انسان ہا نہین وہ جسکو نہو تی حیا شرم
پیتا ہی جی سی شرم کو عالم حجاب کا
منہ سی لگایا شوخ نی ساغر شراب کا

نازک زیادہ ہی رگ گل سی تی کر
ابجان سر پہ ہون نہ رکہنا گلاب کا
دیکہا جو نامہ بر کو مری اوسنی یہ کہا
خط لایا آج پہر اوسی خانہ خراب کا
جو وقت ذبح پہ حضرت ہوئی سوار
فتراک ... رکاب کا
بوسہ لیا ... کیا کیجئی بیان
وقت وضو کا جسم پہ دریا گلاب کا

کیا عاشقون پہ ظلم وہ کرتا ہی بیحساب
ظالم کو خوف کچہ نہین روز حساب کا

اللہ ری نازکی مری اوس مست ناز کی
اوٹہتا نہین ہی ہاتہ سی ساغر شراب کا

اپنی سوال کی ہون نکیرین خود مجیب
یان فرط ضعف سی نہین یارا جواب کا

بہولی سی بیری گہر وہ قمر آج آ پہرا
افلاک نی دکہایا مزا انقلاب کا

بجلی گرائی نالۂ جانسوز نی مری
مژگان تر نی لطف دکہایا سحاب کا

وہ نازنین گیا لب دریا جو سیر کو
استادہ ہوگیا وہین خیمہ حباب کا

سرنامی پر تو نام ہی قاصد نہین لکہا
پہر گیا سبب ہی پردہ نشین کی عتاب کا

ای رشک ماہتاب فلک پر نہین ہلال
نقشہ فلک نی کہینچا ہی تیری رکاب کا

بہاگا رقیب صورت ابلیس جو فسی
کیا آہ مین خواص ہی تیر شہاب کا

زحمت طلب جو ہجر مین ہون رنج ہو مجہی
آئی اجل خیال اگر آئی خواب کا

بل کر رہا ہی گیسو جمد ارکس لیی
اوکج ادا سبب ہی بہلا پیچ و تاب کا

الیشم گر ہی الفت حیدر سی دل بہرا
محشر مین کیا ہی خوف تجہی پہر عذاب کا

اوٹہی وہ رشک مہر جو کونہ نقاب کا
ہو جائی منہ اودہر سی ادہر آفتاب کا

نازک بہت ہی یار نہ اوٹہی گا ساقیا
دینا نہ اوسکی ہاتہ مین ساغر شراب کا

رخسار آتشین سی نہایت قریب ہی
ہی موی زلف مین سبب پیچ و تاب کا

مثل حباب آئی نظر کشتی فلک
دریا بہی اگر مری چشم پر آب کا

اک مست ناز کی می الفت سی مست ہون
ساقی مجہی نہ دی تو پیالہ شراب کا

کمسن ہی کسطرح سی نہو ئی غرور حسن
جوبن ستم ہی قہر ہی عالم شباب کا

لو ہو گیا قران مہ و آفتاب کا
رکہلی جاتی ہی بند اگر تری منہ سی نقاب کا
بن نور ... فلک چراغ آفتاب کا
جلنا ... ہی ... کباب کا
نہتا نہین ... آتی کی ای کلمو
پیری ... عالم شباب کا
مثل ... کی ... خط شوق
... ... تو ... رب کا

[illegible]

گوری گوری تری رخساروں پہ نکلا ہی خط
لی اوڑی نامہ مرا یار تلک پہونچا ہی

مہر و مہ مشتری و زہرہ سی کیا نسبت دون
ابر کو دیدۂ گریاں سی مین کیا نسبت دون

خال انکا رخ روشن پہ مری مہر و
جسم نازک تو کہین گل سی ہی نازک

طاق کسری ہوا شق گر پڑی
جبسی ابر مژہ تر نی گہر برسائی

کفش زر کی تری جب کے ستاری چمکے
دیکھی کیا ہو کہ نسوریہ شکن رہنی لگی

سر سی پا تک تو ہی اک نور کا بنگا ایماہ
دیکھتی ہی صف مژگاں کو تری سفاک

یاد مین اوس در دندانکی جو مین رونی لگا
اوس کی قامت کی بھلا کیون نہ قیامت کہیے

ہر گھڑی شوق ملاقات ہی بڑھتا جاتا
ہیری پر توسی ہوی خلق چمن مین قمر

الفت عارض جاناں جو ازلسی ہی مجھی
پرتو خال رخ یار بنا نافہ مشک

آئینہ بنتا ہی ہر نقش قدم وقت خرام

ہوی آئینۂ مہتاب مین جوہر پیدا
ہون اگر طائر مضمون کی ہی شہپر پیدا

نہ کیا حق نی کوئی تیری برابر پیدا
ایک آنسو سی مری جب ہو سمندر پیدا

دیکھنا پاس قمر کی ہوا اختر پیدا
ہای افسوس ہوا دل ترا پتھر پیدا

جب ہوا ختم رسل شافع محشر پیدا
ابر نیساں سی نہ ایسی ہوی گوہر پیدا

لوگ سمجھی کہ زمین پر ہوی اختر پیدا
تیغ ابرو مین غضب کی ہوی جوہر پیدا

نہ ہوا اور نہ ہو کا نٹرا ہمسر پیدا
جائی دل پہلو مین میرے ہوی نشتر پیدا

چشمۂ اشک سی میری ہوی گوہر پیدا
چال سی جسکی ہوا فتنۂ محشر پیدا

ایک پرزا جو لکھون اوس سی ہو دفتر پیدا
تیر سائی سی ہوی سرو و صنوبر پیدا

مثل آئینہ ہوا آہ مین شمشیر پیدا
سایۂ زلف سی اوسکی ہوا عنبر پیدا

تجکو صانع نی کیا رشک سکندر پیدا

راز دل گریہ فرقت سے ہوا جب افشا
ہمنے ہر دم کا اجی اشک بہانا چھوڑا

کتنی لی دید ہو کچہ غم نہ کیا عاشق کا
نہ رکھا سوگ نہ سہرمے کا لگانا چھوڑا

دل جگر دونو کو کیون ٹکڑی اوڑا یا تونے
اپنی رہنے کا بہی ظالم نہ ٹھکانا چھوڑا

خون لاکھون ہوے عشاق کے ایدشمن جان
تونے مہندی نہ لگا کے کا جمانا چھوڑا

جب مرے پاس کیا یار لے آنا موقوف
مین بہی خود رفتہ ہوا آپ مین آنا چھوڑا

غصے سے تیوری چڑھاتی ہین وہ جب آتی ہین
پہول بہی اب مری تربت پہ چڑھانا چھوڑا

زخم دنیا سو کیصورت مجھے گہبرا کے ہنسی
نہ ہنسانا مرا چھوڑا نہ رولانا چھوڑا

اشک آنکھون مین بھر آئے جو ہین بہو سے اپنا
ہر بہانے سے نہ اشکونکا بہانا چھوڑا

اسی اوجھن مین بسر ہوتی ہے میرا ای شمس
کچہ تو تقصیر ہوئی اوسنے جو آنا چھوڑا

ہو گذر گلشن مین گر اوس غیرت شمشاد کا
غنچے چٹکین باغ مین غل ہو مبارکباد کا

ہی تپ اوس آہ سوزان سے مرے ٹڑتی ہی رعد
ہی خدا کا قہر ہر شعلہ مری فریاد کا

تیر مژگان کا ہدف ہی آہ پہی کرتا ہی نفوذ
دل مرا پتھر ہی سینہ ہی مرا فولاد کا

ہو بلا ایک سے فرون کیونکر نہ اوس کا مرتبہ
دہیان جن بندونکو رہتا ہی خدا یاد کا

شعر جب کہتا ہون تو مین تنگ ہی ہوتا ہی جگر
یاد آتا ہی مجھے لطف و کرم استاد کا

داغ دلکی سب چمک اوٹھتی ہین قہر و نکیطرح
یہ اثر دیکھا ہی او خورشید تیری یاد کا

انس ہی غیرونسے تجکو مجھسے ہی طرز جفا
مین گلا کس سے کرون ظالم تری بیداد کا

بلبلو آنا نہ پھر تو فصل گل دور ہی
ایک دن کنج قفس یا دام ہی صیاد کا

کہتی ہین شیرین کا مرنا سنکے غور اعلی گیا
واہ کیا ثابت قدم تھا عشق مین فرہاد کا

۶

لی لیا بوسہ جو تیغ ابروی جلاد کا

دل اگر میری طرف یار کا مائل ہوتا

پھر مری احوال سے آگہ صنم نہ وہ غافل ہوتا

اوس پریرو کو مین تابع فرمان کرتا

یعنی افسون محبت کا جو عامل ہوتا

ابر نظر ہو گیا ظلمات کا سی پہ نہان
لب جانبخش کو مین چشمۂ حیوان سمجھا
دوست تیری میری زبان کسی عنوان سمجھا
عشق مین دنیا کی حقیقت مین نہ سمجھا
لب دلدار کو مین لعل بدخشان سمجھا
کیا ہی ہوکا و یا اوس نے تری پان کی نیچ
خانہ عشق کو تیری زمین زندان سمجھا
کیا کام گیا مکان عشق و راحت کیمی
تجکو وہ سرو روان سرو چراغان سمجھا
تن پر داغ ہوا انکو جو شگوفہ فستان

کیا ہی نا قدری کی قدر نہ ہوتی افسوس
مین تو اوس بت نخرا تجکو بہ از جان سمجھا
زلف مشکین پہ ہوا تجکو ختن کا دہوکا
رخ روشن کو حلب لب کو بدخشان سمجھا
اوسی عل چلنی مین کہا یا تو کہاون ہم
کمر یار کو مانند رگ جان سمجھا
ہر اک جسم نظر آتی سلاسل مجکو

آبرو میری شہیدان وفا مین ہوتی
تیری ابرو کا طلب گر تا مین بوسہ قاتل
پیار سی تو جو لیٹ جاتا مری سینی سی
وست رنگین دل بیتاب سی گر تو رکھتا
کبھی مین وسعت کی تہ جاتا کبھی سیپہر ابجد
ذرۂ ترک جو وحشت مین مجھی یاد آتی
انجفر زندہ جاوید مین کیونکر ہوتا
پہر تو اسطرح کی باتین وہ نگر تا مجسی
داغ مہتاب سی تشبیہ مین دیتا وسکو
کبھی آتا اگر اوس دشت لیلی کا خیال
گوری پاؤن نکا تیری عکس اگر پڑ جاتا
تو نہ اٹا تو نہ ہوش آتا نہ قوت آتی
صندل خاک در یار اگر ہاتہ آیا
ہو فا تیری طرح مین بھی اگر ہو جاتا

گر تری ناوک مژگان کا مین گھائل ہوتا
تیغ کہا کر دہن زخم سی سائل ہوتا
درد دل ای مری عیسی بھی زائل ہوتا
طائر رنگ حنا طائر بسمل ہوتا
ہمنشینو جو مری کہنی مین دل ہوتا
طوق گردن کو مری خنجر قاتل ہوتا
گر نہ تیغ لب جانبخش سی بسمل ہوتا
دل اگر میری طرف یار کا مائل ہوتا
یا کی چہرۂ پر نور پہ گر تل ہوتا
دل وحشت زدہ غیرت دہ محمل ہوتا
تیری جوتی کا ستارا مہ کامل ہوتا
ضعف سی آپ مین آنا مجھی مشکل ہوتا
درد سر کا میری اک آن مین زائل ہوتا
چھوڑنا تیرا نہ ہرگز مجھی مشکل ہوتا

شکر ہی تجکو کسی سی نہین الفت المنظر م
ورنہ خرنج والم خاک نہ حاصل ہوتا

کیا ہوا بوسہ لیا اپنا مین ایمان سمجھا
جفت آہوی سیہ آنکھونکو ایمان سمجھا
تیری حسن نمکین کی جو صفت کرنی لگا

خط کو تفسیر رخ یار کو قرآن سمجھا
دو نو ابرو کو تری شاخ غزالان سمجھا
دہن زخم کو اپنی نمک افشان سمجھا

[illegible]

[illegible]

لی لیا بوسہ ادب سے نہ خفا ہو مجھسی
آپ کی ردی کتابی کو میں قرآن سمجھا

گر پڑی ہین مری آنکھوں سی ابھی جو آنسو
ہی یہ حیرت کہ جہاں نوح کا طوفان سمجھا

دم نظارہ جو بھر آئی مری آنکھوں میں اشک
چہرۂ یار کو میں مہر درخشان سمجھا

یاد میں گوہر دندانکی جو میں رونی لگا
جو گرا اشک اوسی گوہر غلطان سمجھا

آدمی گو نہیں کہتی ہیں پریزادونکو
آدمیت تری دیکھی تو میں انسان سمجھا

تنگ ہر مذہب و ملت مجھی کہنا ہی بجا
کوی کافر ہی نہ سمجھا نہ مسلمان سمجھا

ہوی حیرت جو اوسی دیکھکی تیرا جوبن
صاف آئینی کو میں دیدۂ حیران سمجھا

دم رفتار جو گل نقش قدم سی پہولی
خانۂ یار کو میں رشک گلستان سمجھا

بعد مردن نہ گیا اوسکا تصور البشرم
باغ فردوس کو میں کوچۂ جانان سمجھا

رخ کو گل زلف کو میں سنبل گلشن سمجھا
مستی آلودہ دہن کو گل سوسن سمجھا

شب فرقت میں مجھی انجم دیا کیون ساگر
مطرب نغمی کو میں نالہ و شیون سمجھا

بات سیدھی وہ کری کیا اونٹ الٹی سمجھی
غیر کو دوست وہ سمجھا مجھی دشمن سمجھا

چاک زخمونکی دکھاتا ہی جو سینی کی لئی
دل نافہم مژہ کو تیری سوزن سمجھا

نہ چھوا غیر نی اور رہنی لئی سو بوسی
سنبل اوس زلف کو ہم سمجھی وہ ناگن سمجھا

آپ کاذب ہے و صادق مجھی سمجھی کیونکر
سچ کہی بات تو جھوٹ اوسکو وہ پرفن سمجھا

ہجر میں نغمہ مرغان چمن کیا سنتا
اونکی آواز کو میں نالہ و شیون سمجھا

گل کھلی اوسکی جو نقش قدم رنگین سی
کوچۂ یار کو میں غیرت گلشن سمجھا

نام ہر طرح ترا سبکی رہا ورد زبان
سمجھی زاہد مجھی رب رام برہمن سمجھا

استغفر رخاک سی آلودہ ہوا وحشت میں
ابھی دامن کو بیابان کا میں دامن سمجھا
لطف حق یاد جو آیا تو گنہ کو بھی
دوست اللہ کو سمجھا او نہیں دشمن سمجھا
چمنستان میں نظر آیا ہر گل
فرقت یار میں گلشن کو میں گلخن سمجھا *

کیا شگفتہ ہیں گل زخم شہیدان وفا
کوچہ سفاک مثل باغ رضوان ہوگیا

ابر گیسو بین مہ رخسار پنہان ہوگیا
ای فلک کیونکر نہو تاریک نظروں میں جہان

دست رنگین کا اثر دیکہا تو حیران ہوگیا

ای پری تو جو کری حسن پرستونکو اسیر
ناز سی گر ہو خرامان وہ مہ رشک چمن
ای تصور تو مدد کر کہ ہو دربان حیران
انکہیں پہوٹیں جو ہما دیکہی ادہر بعد فنا
ہنسکی آئینہ اگر دیکہی مہ رشک چمن
جان دین ڈوب کی عشاق نہران روالحیان
گر تصور لب جانبخش کا ہو انکہو نمین
خط انکل آیا ہی رخ پر تو وہ بت کہتا ہی
گفتگو سنکی تری مر گئی لاکہون عاشق
یار کی چہرہ تابان پہ نہین دو زلفین
بعد مردن جو تصور کا اثر دکہلاؤن
دیکہنا تجکو جو منظور ہو منہ صبح کی وقت
مجکو دکہلا اگر چاند سی دو نور خسارہ
اسقدر جلتی ہین میرے تن محرور کی داغ
ابہی ہو جاتی ہین دیوانی اسیری کی لئی

حلقہ زلف سی یوسف کا ہو زندان پیدا
ہر گل نقش قدم سی ہو گلستان پیدا
متصل گہر کی مری ہو در جانان پیدا
استخوان کہانیکو ہو گا سگ جانان پیدا
پرتو رخ سی ہوا اوسمین گل خندان پیدا
اسلئی تیر ا ہوا چاہ زنخدان پیدا
چشمہ چشم سی ہو چشمہ حیوان پیدا
مع تفسیر خدا نی کیا قران پیدا
بات کرنی سی ہوا ملک خموشان پیدا
ہو ہی ہین ملک سلیمان میں یہ پریان پیدا
باغ فردوس میں ہو کوچہ جانان پیدا
کر ہی آئینہ میرا دیدہ حیران پیدا
عشق ہو پہر تو حریفان دو چندان پیدا
کہ میری سانس سی ہو سرو چراغان پیدا
کر ہی زنجیر جو وہ گیسو پیچان پیدا

شرم اس جوشش گریہ کا بیان کیا مین کرون
ایک آنسو سی ہوا نوح کا طوفان پیدا

چہرہ پر نور پر جب خط نمایان ہوگیا
ای خضر وہ جان جان نظروں سی پنہان ہوگیا

مرتبی مین صورت تفسیر قران ہوگیا
زندگی دشوار ہی گم آب حیوان ہوگیا

آئینہ اب رو کشش ملک بدخشان ہوگیا

دیکہا گر ابرو مژگان ابر نیسان ہوگیا
صدقی اس جوبن کی مین ...

قاصد آیا تو مری سر و سامان آیا
ایسی درویش کی گھر مین شہ خوبان آیا
تو وہی مہر کہ چھپ کر تری نظارےکو
شوق اسی کہتی ہین جو ہر کیطرح منہ لیتا
صورت فاختہ ہی سرو ہو حلقہ بگوش
آہ و زاری مری سن سن کی وہ بولا ہنسکر
لب سی میری صفت مصحف عارض جو کر
آگیا جوش پہ دریا جو مری اشکو نکا
ہو پہ چہل عقد ثریا کا نکینونکو ہوئی
چھاگیا آنکھو نمین ایسا کف رنگین کا خیال
ابر مژگان نی لگادی ہین ساونکی جھڑ
گل ہوی غنچی لجالو کیطرح شرماتی
دم رخصت جو دکھای کف رنگین تونی
عوض مصحف رخ سبزہ خط دیکھین گے
انحضر ڈوب کی ہین زندہ جاوید ہون ہم
پھر ہوا جوشش جنون فصل بہار آئی
کیون نہ رویا کرین ہنگام ولادت اطفال
گیا بازار کو جب وہ شہ خوبان میرا
جان لی اوس لب جانبخش کی نظارے نی

شکل آئینہ اوسی دیکھکی حیران آیا
وہ پری زاد نہین آیا سلیمان آیا
راتکو بام فلک پر مہ تابان آیا
جب نظر مجکو ترا خنجر عریان آیا
جسگھڑی باغمین وہ سرو خرامان آیا
کون ماتم زدہ گھر مین مری مہمان آیا
ہنسکی وہ کہنی لگی حافظ قرآن آیا
خلق کو شبہہ ہوا نوح کا طوفان آیا
مہ تابان مرا آیا شہ خوبان آیا
مجکو موتی بھی نظر دانہ مرجان آیا
آنکہ بدلی جو تری موسم باران آیا
پھر گلگشت چمن گلشن مین وہ خندان آیا
اشک خونین کا مری آنکہ مین طوفان آیا
لوگیا چاند رجب کا مہ شعبان آیا
اپنی یوسف کا نظر چاہ زنخدان آیا
پھر وہی وقت گرفتاری زندان آیا
آیا جو ہستی موہوم مین نالان آیا
لوگ سب کہنی لگی یوسف کنعان آیا
مرگیا مین جو نظر چشمہ حیوان آیا

ہی یہ بھی تو سہ کہتی انتا نہین کہتا
بالا ہی نہین عرش سی ہی مرتبہ دل
اللہ ری ادب مین اسی کعبہ نہین کہتا
ہی مانگ اگر چشمۂ حیوان تو یہ ظلمات
زلفونکو تری مین شب یلدا نہین کہتا
بیمار محبت کا سمجھتا ہی وہ مجھکو
ہو جائیگا اچھا یہ مسیحا نہین کہتا

ایجو رجب آتی ہیں کہا کرتی ہین پریان کیا ہمنی خطا کی جو لیا بوسہ ادب سی	کھنچی تیری کوچی کی پرستان ہمارا ہی وہی کتابی ترا قرآن ہمارا

وہ مشق سخن کیجی اے شرم کہ جس سی
تا روز قیامت رہی دیوان ہمارا

نشا مین قصد کیا اوسنے ہم آغوشی کا ۔ کیا کہون لطف اوٹھایا ہے جو مینوشی کا
جام مے نہوا مین کبھی اف ساقی ۔ نشاء عشق سی عالم ہی یہ بیہوشی کا
جیکی جیکی مری جانب سی تری کان کے بہر ۔ خوب سیکھا ہی چلن زلف نی سرگوشی کا
بعد قتل شہ دین ہوگیا تاریک جہان ۔ بس محرم مین یہ باعث ہی سیہ پوشی کا
خون دل پیتی ہین ہم ہجر مین بدلی مے کے ۔ وہ نہین ہی تو مزا کچہ نہین مینوشی کا
کسکا ہی ذکر وہ کہتا ہی کہ مین شکوہ کرون ۔ یہ نیا طور نکالا ہی فراموشی کا
کبھی مہتاب اگر ابر مین چھپ جاتا ہے ۔ دھیان آتا ہی مجھی یار کی روپوشی کا
پائجامی سی نہ دیکھی کوئی رانونکی جھلک ۔ یہی باعث ہی گل اندامونکی تہ پوشی کا
ماتمی پہنی ہی پوشاک ہماری غم مین ۔ یہی باعث تو ہی زلفونکی سیہ پوشی کا
گر پڑون یار کی قدمونپہ اگر پی ہی شراب ۔ ہاتہ آیا ہی بہانا مجھی بیہوشی کا
بلبل دل کی جو فریاد نہین سنتی ہو ۔ گل سی کیا سیکھی ہو انداز گران گوشی کا
تنگ ایسا ہی دہن بات نکل سکتی نہین ۔ ہم عبث کرتی ہین شکوہ تری خاموشی کا

اوسکو چپ رہنی کی عادت ہی ہمیشہ اے نسیم
تم برا مانو نہ کچہ یار کی خاموشی کا

پیار کرنیکا مزا تب مجھی حاصل ہوگا ۔ نشاء مے سی وہ بت جسگھڑی غافل ہوگا

رنج ہوئیگا فقط عشق میں اوسکی اے شیرام
بس سوا اسکی مجہی خاک نہ حاصل ہوگا

مستعد قتل پہ وہ صورت خنجر نکلا
جسکو دلبر میں سمجہتا تہا ستمگر نکلا

صبح وہ آئنہ رو گہر سے جو باہر نکلا
جسنی دیکہا یہ کہا اوسنی سکندر نکلا

پردۂ ابر میں مہتاب چہپا خجلت سے
شب کو وہ ماہ جبیں گہر سے جو باہر نکلا

کسی ہجیرم کی اے ترک قضا آئی ہے
بے سبب میان سے تیرا نہیں خنجر نکلا

پڑہ کی حالِ غمِ فرقت کو وہ فرماتی ہیں
خط میں سمجہا تہا جسے شکوہ کا دفتر نکلا

وہ بلا ہے تری گیسوئے سیہ کی ناگن
جسکی کاٹی کا زمانی میں نہ منتر نکلا

شوخیاں کرتا ہے آغوشِ مژہ میں ہر اشک
تو بہ کس مرتبہ یہ طفل بہی ابتر نکلا

شمع رو فخر سے بولا کہ نہیں میرا مثل
کوئی محفل میں نہ جب اوسکی برابر نکلا

اوسکی خوشبو سے معطر ہوا عالم کا دماغ
گہر سے جسوقت نکہر کر وہ گلِ تر نکلا

چمن دہر میں پرواز سے کیا کام ہے مجہی
بازوۓ دشمن کی بندہنی کو ہر اک پر نکلا

خون ہے مری رگِ گردن کا بہت جوشمیں
آج کیا میان سے سفاک کا خنجر نکلا

رشک اسے کہتی ہیں نکلی مری قالب سے روح
سیر کو ہمرہ اغیار جو دلبر نکلا

گرچہ تہی محفل عالم میں ہزاروں گلرو
اے گلِ تر نہ کوئی تیری برابر نکلا

تجسی بہتر کوئی دنیا میں نہیں ہے اے ماہ
چاند بہی کب تری تلوے کی برابر نکلا

سخت باتیں لب لعلیں نے سنائیں مجکو
جسکو گلبرگ میں سمجہا تہا وہ پتہر نکلا

کیا شبِ ہجر ہے تاریک عیاذاً باللہ
چاند کمبخت نہ سحر تک کوئی اختر نکلا

خواہش دید نے کس کسکو نہ حیران کیا
گہر سے اے سیم تن آئینہ بہی ششدر نکلا

الصنم ہوتا مرا طالع خفتہ بیدار
گرمیِ حسن سی آتا جو عرق کا نو بہر
حسن از بس ہی ترا ہوش ربای عالم

ساتہ تیری جو کسی رات میں سو یا ہوتا
عطرِ گل پہول سی عارض کا پسینا ہوتا
دیکہتا آئنہ ای یار تو سکتا ہوتا

زلف و رخسار کو الشرم جو دکہلاتا یار
گل و سنبل کو مرے طرح سی سودا ہوتا

حسنِ عرفی سی جو ہوگا آشکار آپکا
منع ہم کرتی رہی اور تم رقیبوں سی ملی
پوچہتا ہون آپ سی اتنا بتا دیجی مجہی
تم خفا ہوتی ہو دم رکتا ہی سینی میں مرا
دام الفت میں کبہی ہنستی ہی دنیا دلکو ہنر
کس سی ہی بہی صرف باتوں میں جو تم سنتی تہی
نالہ دلکی صدا سنکر یہ کہتا ہی وہ شوخ
ہو گئی تقصیر مجہسی شوق سی دو گالیان

قتل کر ڈالیگا لاکہون کو نظارا آپکا
یہ قیامت تک رہا جہگڑا ہمارا آپ کا
مر گئی رہتی تو کیا ہوتا خسارا آپ کا
رنج کس کافر کو ہی صاحب گوارا آپ کا
ظلم پہلی سی جو ہوتا آشکارا آپ کا
نام لی لیکر بہت میں نے پکارا آپ کا
اب مری گہر میں نہوئیگا گذارا آپ کا
آج تو ہان لی لیا بوسہ دوبارا آپ کا

اک غزل اس بحر میں الشرم جلدی سی پڑہو
راہ بہی اب دیکہتا ہی استخارا آپ کا

عشق اور دل سی جو ہوگا آشکارا آپ کا
بجلی گر پڑتی ہی پہر جنبش مژگان کی ساتہ
ٹکری کرگی تیغ ابرو سی یہ وہ کہنی لگا
پہر گیا مجہسی جو وہ مہرو منجم نے کہا

پہر تو مشکل ہوئیگا ہم تک گذارا آپ کا
ہی بلای آسمانی کیا اشارا آپ کا
خوشنما ہی کسقدر دل پارہ پارہ آپ کا
آج کل گردش میں ہی حسن ستارا آپ کا

بس گیا دل مرا حنا کیطرح
مہندی ملکر جو وہ نگار آیا

دل عبث بیقرار رہی الشرم
اتبو آغوش مین وہ یار آیا

تیری چپ رہنی سی کتا ہی دم ابی ہی زار مرا
کہتی ہین یون ہی روون ہر گز نہین کار مرا
چہوٹتا زلف کی پہندسی ہی دشوار مرا
دور سی بہی نہ دکہائی مجہی صورت اکن
جسم مین روح ہی جبتک نہ تمہین چہوڑونگا
ترک مین تیری ملاقات کرون کس دلسی
نہ سنین آپ کسیکی جو مری باری مین
مرگئی ہیکسر دن غش کہا کی گری لاکہون ہین
سب حسین دیکہ کی شرمندہ ہوئی سکا جما
نالی آہستہ کرا دل مین کہی دیتا ہون
تم خفا ہی جو کرو گی مین وفا سمجہونگا
گرچہ مرجاؤنگا مین جور و ستم سہکر
سمجہا ہون ابہی اکی سی اپنی دل کو

بول تو ہنسکی تو خوش ہو یہ دل زار مرا
جانکی ساتہ ہی جائیگا یہ انکار مرا
کیا کرون ہوگیا دل اتبو گرفتار مرا
کچہ نہین بس تجہی ای بت عیار مرا
جانکی ساتہ ہی ایجان یہ اقرار مرا
یہ سخن مانیگا کب یار دل زار مرا
پہر تو کچہ کر نہین سکتی ہین اغیار مرا
پہر سیر آیا جو یوسف سر بازار مرا
جسکہڑی بزم مین آیا وہ طرحدار مرا
سو گیا ہی ابہی وہ فتنہ بیدار مرا
دل کسیطرح سی ہوئیگا نہ بیزار مرا
ہاتہ اوٹہائیگا ستم سی نہ ستمگار مرا
مستعد یعنی یہ گر ہو وحدہ مددگار مرا

شرم کی شرم ہی ای دست حنا تیری ہاتہ
کون ہی تیری سوا اور مددگار مرا

منہ چہپائی ہوی اک مہ کو خرامان دیکہا
مہر کو ابر کی پردہ مین درخشان دیکہا

گالیان دیکی دل لیا کیا خوب — یہ نکالی نئی ادا کیا خوب

فتنہ انگیز یار نے ہم کو — جو نہ لکھنا تہا وہ لکھا کیا خوب

انتخاب جہان ہی وہ تو شریر — تو نی ڈہونڈہا صنم دلا کیا خوب

رشک مہ حور روش پری چہرہ — ہمکو حق نی صنم دیا کیا خوب

خط رخ کی طرح پڑہا نہ گیا — آپ نی ہمکو خط لکہا کیا خوب

دیکھکر آئنہ بہی حیران ہے — حسن مین اوسکی ہی صفا کیا خوب

پہینک پہینکی ہماری لاشی پر — دیدیا تمنی خون بہا کیا خوب

ہجکو رونی جو یار نی دیکھا — قہقہا مار کر ہنسا کیا خوب

گر کہا مینی آ گلے مل جا — بولا شرما کی مہ لقا کیا خوب

اب لگی کج ادائیان کرنے — پہلی دل لی لیا مرا کیا خوب

ق

بوسی کا گر کیا سوال اوس سی — سنکی اوس شوخ نی کہا کیا خوب

ہوش مین آ تو اپنا منہ بنوا — کچہ بہت منہ تو لگ چلا کیا خوب

قہقہا مار کر وہ کہتے ہین — میری ہنسنی پہ رو دیا کیا خوب

دست قدرت سی تل کو خالق نی — تیر رخ پر بنا دیا کیا خوب

کوئی نا آشنا نہین ایسا — ملی ہین آپ آشنا کیا خوب

برسون پرسونکی وعدیکو گذری — وعدہ کرتی ہو تم وفا کیا خوب

رہو تا زیست مبتلا میرے — دی مجھی تمنی یہ دعا کیا خوب

مین نی مانگا جو بوسہ عارض — ناز سی بولی واہ وا کیا خوب

جوش وحشت ہی فصد لی ڈالو — شرم بس ہی یہی دوا کیا خوب

ساقی سی ہی کیا واسطہ اور جام سی کیا کلیم
وہ کہاں ہیکو جائیں کی بہلا سیر چمن کو شد
کیا کام ہی کیوں ہم یہ تو انکہ سی دیکہیں
یہ جائیں غرض کسلئی ہم بند کی آگی
محفل میں ہر اہن ذوق غرض کچہ نہیں اتی شرم
بوسہ دیتی نہیں یہ حسن پہ مغرور ہیں آپ
کشور حسن جو قبضی میں ہی مغرور ہیں آپ
رو کی میں جو کہا پاس مری بیٹہ اکر
نہ محبت ہی نہ شفقت نہ ترحم نہ کرم
گلی ملتی ہی کلیجا ہوا سیر اٹہنڈا
عشق قامت میں ہوا الخضرت دل سولی پر
رشک طوبی ہی جو قد غیرت جنت گلرخ
دیکہنی والی تمہاری ہیں نہیں ہیں موسی
جب میں کہتا ہوں نہیں بار الم اوٹہ سکتا
اب فرمائی دشمن کہوں یا دوست کہوں
لب میگونکا جو بوسہ لیا گستاخی سی
تیغ ابرو کی مقابل ہوی الحیرت دل
حسن رخ دیکہکی ہر ایک کو غش آتا ہی
جسنی دیکہا تمہیں سی ہو کیطرح غش آیا

ایدل تجہی ہی اوس بت میخوار سی مطلب
جن لوگونکو ہی اوس گل رخسار سی مطلب
ہی ہمکو تری ابرو خمدار سی مطلب
ہمکو ہی فقط داور دادار سی مطلب
دیکہوں میں اوسی جسکی ہی رخسار سی مطلب
بیمروت نہیں بانو نسی تو مشہور ہیں آپ
نہ سکندر ہیں نہ دارا ہیں نہ فغفور ہیں آپ
ہنسکی بولا وہ ستمگر کہ بہت دور ہیں آپ
سخت ہی سنگ سی دل کیا کریں مجبور ہیں آپ
سوزش دلکی لئی مرہم کافور ہیں آپ
اپنی نظرونمیں تو اب منصور ہیں آپ
آدمی ایسی بہلا ہوتی ہیں کب حور ہیں آپ
غش نہیں آئیگا کو صاعقہ طور ہیں آپ
ہنسکی وہ کہتی ہم سمجہی تہی مزدور ہیں آپ
دیکہا میرا غم و رنج جو مسرور ہیں آپ
ہم یہ سمجہی تہی کہ نشائیں بہت چور ہیں آپ
جان پر کہیل گئی اپنی بری شور ہیں آپ
ساری عالم کی تو نظرونمیں از حور ہیں آپ
میری نظرونمیں تجلی برق شجر طور ہیں آپ

۲۲

شاد ہون عید کی ونسی اوسی تہہر سمجہون
ہوی گر آج کی شب اوسکا گذر ایسی اپ

ارزو کب تہی ہاہین اشک کرین لخت جگر
عشق کی بخشی ہین یہ لعل و گہر ایسی اپ

دیکہا خط ہاتہ مین قاصد کی تو بولا وہ شوخ
یہ تو تیلا جہی آیا تو کدہر آپ سی آپ

چاہتا ہون کہ کرون ضبط نہین ہو سکتا
دل سوزان سی نکلتی ہین شرر ایسی اپ

می گلرنگ پلا آج کی شب ای ساقی
کہ وہ گل آئیگا مہمان مری گہر ایسی اپ

روز اغیار تیری کوچی مین آتی ہین بلم
دل آگاہ کو ہوتی ہی خبر آپ سی آپ

تجہسی عاشق ترا کہتا نہین حال دل زار
تو پہ پر تیرا دہی ہوتی ہی خبر آپ سی آپ

آفتاب رخ روشن کا جو پرتو پڑ جائی
خشک ہو جائین مری دیدہ تر ایسی اپ

دوستداران علی جتنی ہین اونپر ای اشرم
سرد ہوگی بخدا نار سقر آپ سی آپ

سب چمن کی ہین مستعار درخت
ہی مرا سرو پایدار درخت

جب نہ وہ سرو ہو تو لطف ہی کیا
باغ مین یون تو ہین ہزار درخت

نخل گل تاک سرو اور شمشاد
عاشقوں کو خوش آئی چار درخت

خال رخ کا تری وہ شیدا ہی
کیون نہ لالہ ہو داغدار درخت

تیغ ابرو جو تیری پڑ جائی
ایک سی دو ہون دو سی چار درخت

یاد قامت مین شوق سی چڑہ جاون
دار ہی مجکو میوہ دار درخت

قد کو تیری مثال دی اوسنی
کرین کیونکر نہ افتخار درخت

کیا پڑا سایہ زلف پیچان کا
عشق پیچان ہی پیچدار درخت

اوسکی عاشق ہون کیون نہ جن و بشر
جسکی تابع ہون بی شمار درخت

تیر اکرتی ہین انتظار درخت

تجہسی پانی طلب کرین قاتل
دیکہین گر تیغ آبدار درخت

باغ مین گرد باد کی صورت
پہرے کہ تجہ پہ ہوی نثار درخت

ہوگئی جہک کی صورت آغوش
ایسا کرتی ہین تجکو پیار درخت

آبرو و رخ سی گل چمن مین بیقدر
قد کی آگی ہین بیوقار درخت

تو گل گلشن خوبی کہون کیونکر نہ تجھی
ہم طلب ہوتی ہین غصی جو کبھی ہوتی ہو
بزم مین سامنی بیٹھی جو کبھی ہم جاکر
ہجر اونکی کبھی ہوتی ہین جو باتین تنہا
تیری آواز ہی یا قلقل مینا ساقی
یون تو باتین ہی سب مجکو بہلی لگتی ہین پر
ہجر مین اوسکی جو گذری ہین قلق دیکہ مرے
شب کو آئینکو جو کہتا ہون تو یہ کہتا ہی
خوب سا پیار کرونگا بخدا مین تمکو
سبکو دیتی ہو صنم بزم مین ہم جام شراب
جو تمنائین مرید لگی ہین سب نکلین گے

بہول جہڑتی ہین تری منہ سی صنم باتکی وقت
غیر کو پاس بلاتی ہو عنایاتکی وقت
باتین آنکھو مین ہوئین اور اشاراتکی وقت
لطف اوٹھتا ہی عجب حرف و حکایاتکی وقت
منہ سی تکتی ہی دہن سی جو ترے باتکی وقت
جی خفا ہوتا ہی غیرونکی مداراتکی وقت
سب بیان صاف کرونگا مین ملاقاتکی وقت
تمنی خورشید کو دیکہا ہی کبھی راتکی وقت
ہاتہ آجاؤگی پیاری جو کبھی راتکی وقت
بہول جاتی ہو فقط ہمکو عنایاتکی وقت
کبھی قابو پہ جو چڑہ جاؤگی تم کہاتکی وقت

دل مین رکہہ یاد تو اے شہ ہم علی کی ہر دم
کام آویگی وہی تیری مہمات کی وقت

بہلا اختر کو کیا دونکی رخ پرنور سی نسبت
نہو جب ماہ نو کو ابروی خمدار سی نسبت
جہان مین تا فلک ثانی نہین اوسکا نظر آیا
جگہ دیتی نہین ہو کسلیئی پہلو مین پہر مجکو
یہ بیماری محبت کی جدا ہی اور مرضون سی
پیسی جاتی ہین دل انکہیلیون سی تو چلتا ہی

کہان قصر فلک کو ہی مکان یار سی نسبت
تو پہر کیونکر ادسی دیجی کسی تلوار سی نسبت
بہلا شمس و قمر کو کیا رخ دلدار سی نسبت
کہ تمکو گل سی ہی تشبیہ مجکو خار سی نسبت
مریض عشق کو کب ہی کسی بیمار سی نسبت
نہین کبک دری کو تیری کچہ رفتار سی نسبت

یوسف پہ گری لوگ تو یوں بولی زلیخا
کیا نالہ مرا صور سرافیل سے کم ہے
سو فتنے اوٹھاونگا میں اے فتنہ دوراں
خورشید قیامت ہے ترا چہرۂ پرنور
منہ حشر کے دن اپنا چھپا لونگا کفن میں
چلنے سے تری فتنہ محشر ہوا برپا
باہر نہ قدم گھر سے رکھ اے غیرت یوسف
ہر ایک نے کسطرح دل و جان سے ہو قربان
کچہ روز قیامت کا ہمیں خوف نہیں ہے
جب چلتی ہے ہوتا ہے بپا فتنہ محشر
واعظ سے یہ کہتے ہیں ترے دیکھنے والے

اس جنس پہ ٹوٹی ہیں خریدار قیامت
دیکھو تو بپا ہے پس دیوار قیامت
یہ وصل کی شب ہے ترا انکار قیامت
رفتار قیامت تری گفتار قیامت
رکھتا ہے ندامت یہ گنہگار قیامت
لائے مرے سر پر تری رفتار قیامت
آتیکی وگرنہ سر بازار قیامت
گفتار غضب جسکی ہو رفتار قیامت
دیکھی ہے تری چال سے سو بار قیامت
کیا قد کیطرح ہے تری تلوار قیامت
ہمکو نہ ڈرا دیکھی ہے سو بار قیامت

مضمون قد یار غزل میں ہیں سراپا
الیثم یہ سب ہیں ترے اشعار قیامت

عجب طرح کی رہی مجکو بیقراری رات
کسی سے پہر نہ تم اید وستو کرو الفت
رہا نہ شیشہ میں باقی حباب ایک قطرہ بھی
کچہ اوسکا ذکر برای خدا کرے ہمدم
نہ تھم سکی تری فرقت میں صورت دریا
اثر ہوا نہ دل سخت میں ترے اے بت

فراق یار میں جھپکی پلک نہ ساری رات
مری طرح جو کٹی ایک بھی تمہاری رات
تب آئے محفل ساقی میں اپنی باری رات
کسیطرح تو کٹی اتنی اب ہماری رات
ہوئی یہ اشک مری چشم تر سے جاری رات
ہر ایک رونے لگا سنکے بیقراری رات

شعر مین بی جو پڑہی کہنی لگا وہ ای شرم
اتبوا اگلا سیا نہین اسمین مزا کیا باعث

دل مرا صورت سنبل جو پریشان ہی آج
ہاتہ مین عنبر کی گیسو ترا ایجان ہی آج

کہل کہلا کر مین ہنسا جب تو وہ کافر بولا
یہ تو بتلا دی کہ تو کسلئی خندان ہی آج

ہر ورق تختہ لالہ کیطرح ہی شاداب
ہاتہ مین یار کی شاید مرا دیوان ہی آج

چاند کیطرح ہی تابان ترا ہر نقش قدم
آسمان کہیئی زمین ہیکو ایجان ہے آج

سرخ پوشاک نئی ہی ہی ہاتہو نمین مہندی ہے
قتل کا میری ہوا خوب ہی سامان ہی آج

چشم بینا ہو انتظار یکو ہر ایک حباب
کون دریا مین نہانیکو یہ عریان ہی آج

وجہ کس چاک گریبانکو کیا فرمائو
خون سی آلودہ جو یہ آپکا دامان ہے آج

مردم چشم سی کہدو کہ رہین کشتی تیار
اشک جاری ہین مری آنکہ سی طوفان ہے آج

جگر اور دل کی لگاؤ نمین کسطرح کباب
ایک خونخوار کی مہمانی کا سامان ہے آج

اوس پریکا نہین سایہ یہ سچ ہی روح مرے
یار کی ساتہ مری تن سی روان جان ہے آج

جوش وحشت کا برا ہوئی کہ اسکی باعث
نہ تو دامن ہے ہی ثابت نہ گریبان ہے آج

صورت غرسیہ و نظر آئی مجکو
کیون نہ لا حول پڑہ اٹہون سامنی شیطان ہے آج

صاف کیا رخ بت بیدین کا ہی اللہ اللہ
مین تو کیا دیکہکی آئینہ بہی حیران ہے آج

کرکی زخمی مجہی سنتا ہی وہ قاتل میرا
میری زخمون پہ نمک ریز نمکدان ہی آج

دیکہلا دو سکو نہ کسطرح مین ہون شادی مرگ
عید قربان کا ہی دن جان نہی قربان ہے آج

کہتی ہین تیغ بکف قتل کو یار آتا ہی
یہ اگر سچ ہی تو مشکل مرا آسان ہے آج

خون دل بہی نہ رہا کیا ہین جو دن بہلے
غم میری سینی مین اوس شوخ کا مہمان ہے آج

تہی شاید پریشان سی بہی گل کشتی پیچ
زلف سنبل کو اوس سی کیا نسبت پیچ
بہی زلفین وہ مجہسی ہوا ایسا پیچ
حلقہ گیسو سی سراپا پیچ

زلف بت کو مین نا سمجہا نہین پیچ
اوسکی زلفین نہ بنا بیگا پیچ

کٹ گئی شمع وہی مثل پتنگ — تونی اس حسن سی لڑایا پیچ
زلف اپنی سی کیون نہ بل کی لے — کونسی سانپ مین ہی ایسا پیچ
بال اپنی کرل سی اوسنی بنائی — کیون نہ پڑجائین ہمیہ صدہا پیچ
نہ کہلا مشک ہی کہ سنبل ہی — زلف پیچا مین ہی بلا کا پیچ

شرم چوٹی کی شعر تونی کہے
ورنہ تہی اس زمین مین صدہا پیچ

انروز دن مجہسی ہی جو خفا یار بطرح — بہکا رہی ہین اوسکو سب اغیار بطرح
رہتی ہین سو زگرد خریدار بطرح — ہی گرم حسن کا تری بازار بطرح
حالت ہی نزع کی اوسی جا دیکہ آ ذرا — عاشق ترا ہی اندنون بیمار بطرح
جور و جفا سی ہاتہ اوٹہاتا نہین کبہی — کرتا ہی ظلم اب وہ ستمگار بطرح
اگی سوا ہماری کوی پوچہتا نہ تہا — پیدا ہوا ہی ابتو خریدار بطرح
اکدم مین ہونگی گردن سر جسم و جان جدا — نکلا ہی مجہپہ خنجر خونخوار بطرح
تسبیحین اپنی توڑین گی زاہد یقین ہے — اوس بت نی آج پہنی ہی زنار بطرح
ہرگز سوال اوس نی لب کیجیو دلا — بوسی کا کر چکا ہی وہ انکار بطرح
کس کس کو قتل کیجیئی کا مجکو ہی یہ خوف — باندہی ہی آج آپ نی تلوار بطرح
تقریر تیری سنکی فلاطون کو آئی شک — ایجان ہی فصاحت گفتار بطرح
لون آج خوب بوسہ عارض ہی ہی رو — بیخود ہی نشا ئین بت میخوار بطرح
اسلام کا رواج تو دنیا سی لی وہ چلا — پہیلی ہین اس زمانی مین کفار بطرح
ای ہمدم موحد اہی نجات اس مرض سی کر — اب عشق کا ہوا مجہی آزار بطرح

اپنا ہی تیکی کرتنکو دل چاہتا نہین
چلتا ہی کس ادا سی تو اٹکہیلیونکی چال
بجلی جو آسمانپہ چمکتی ہی ابر مین ٭
چتون کو تیری دیکہکی ای فتنہ زمان
کیا کیا ہنسی ہنسی مین نہ اوسنی ہمین کہا
انصاف کچہ کیا نہ ہمارا تو ای خدا
شعرونکا شوق چہوڑ دیا تونی اب عبث
موزون برنگ مصرع قد ہی تیرا کلام
ہوتا ہی دل مرا جو پریشان دوستو
بہولی نہ عندلیب ہماری فغانکی طرز ٭
کعبی مین جاکی بیٹہی کہتا ہی دل ابہی
ای جان تو نی دلمین بتانکی گہر کیا
جنکو کہ راہ راست پہ تونی لگا دیا ٭ ٭
کس ناز اور ادا سی وہ دل لیگیا ہی آج
سب جانتی ہین زندگی مستعار کے
وہ دن ہماری آئینہ دلکا ہی خیال
بہولی ہین غیر ہدمی کتابیکو تیری یار
ہنس ہنسکی مثل ابر رولایا ہی برق کو
ای شرم تیری مطلب دل سب بر آئینگی

ای یار ہم جو کرتی ہین تیری بدخو یاد
ایسی تو چال ہوگی نہ کبک دریکو یاد
رو رو کی ہم بہی کرتی ہین تیر ہنسی کو یاد
جادو گیا وہ بہول جو تہا سامریکو یاد
اوس یار ہر وکی کرتی ہین ہم دل لگی کو یاد
کیا حشر کو کرینگی تیری داوریکو یاد
کرتا ہی اک زمانہ تیری شاعریکو یاد
کیونکر کرین ہم تیری اس شاعریکو یاد
کرتا ہون زلف یار کی مین اتبریکو یاد
ہی آپکی دہن کی خموشی کلی کو یاد
کرتا ہون الصنم جو تیری کافریکو یاد
رہتی ہی اس سبب سی تیری اس گلیکو یاد
ای عشق تیری کرتی ہین وہ رہبریکو یاد
اوس دلربا کی کرتی ہین ہم دلبریکو یاد
کرتا ہی بعد مرگ کوئی کب کسیکو یاد
بہولیسی ہی اگر دگی نہ اس آرسیکو یاد
قرآن کی قسم ہی یہ مصحف بہی کو یاد
کیا ڈہب والیگا ہی تمہاری ہنسی کو یاد
ہر دم تو اپنی دلمین کیا کر علی کو یاد

جلد نامی کو میری تو پہنچا دے
قد موزونکو اوسکی کہتی ہین
میکشی کی جو اوسنی غیر کی ساتہ

تجکو ہوگا ثواب ای قاصد
مصرعہ انتخاب ای قاصد
ہوگیا دل کباب ای قاصد

شرم کو لاکی کیا خیال مین یار
ہی ابہی تو شباب ای قاصد

آہ سوزان ہو بہلا کیا دل بیتابمین بند
اوس بہبہوکی کا تصور رہی دلمین کیونکر
نگہ گرم جو کی ناف پہ اپنی تو کہا
کہیچ لائی ہی اجل غیر کو گہر قاتل کی
وصل کی شب ہی تمنا ہی قبا کی تیری
ابہی آداب لکہا ہی نہین کچہ حال لکہا
بازوونکا تیری نکلا نہ تصور دل سی
اسقدر حسرت دیدار ہی آؤ دیکہو

آگ ہوتی ہی کہین قطرہ سیمابمین بند
آگ ہو سکتی نہین معدن سیمابمین بند
برق کو ہمنی کیا حلقہ گردابمین بند
آپ سی گاونہ ہو خانہ قصابمین بند
اپنی ہاتہو نسی مین کہولون شب مہتابمین بند
قاصد اصرف ہوا ہی فقط القابمین بند
مچہلیان ہوگئین اپنی دل بیتابمین بند
میری آنکہین نہین ہوتی ہین کبہی خوابمین بند

آہ کیا منہ سی مری ہجر مین نکلی ای شرم
ضبط کو مین نی کیا ہی دل بیتابمین بند

دل تری چاہ زنخدانکی ہی گردابمین بند
مین جو روون ابہی پل مین ہو طوفان پیدا
ہی یہ تعبیر کہ وصل آج میسر ہوگا
اسطرح گرد زنخدانکی تری خط ہی عیان

یا کوہی مردم آبی ہی یہ تالابمین بند
خونکا دریا ہی مری دیدۂ پرآبمین بند
کہولی تہی ہمنی قبا کی تری گل جو اسی بند
تنگی جسطرح سی ہون حلقۂ گردابمین بند

۳۱

مین حلقہ گوشی سی کبھی ہونگا نہ باہر
لکھ رکھا ہی اب نام ترا دل کی نگین پر

کہتا ہی کہ مینی تجھی بتخانہ مین دیکھا
بہتان اوٹھاتا ہی وہ مجھ پہ دہ نشین پر

جب اوسنی شرارت سی کہا بوسہ نہ دونگا
دل اوربھی بیتاب ہوا اوسکی نہین پر

اس عاشق بیدل کے ہو کسطرح رسائی
مین خاک نشین جاکے وہ شاہ نشین پر

جس روز سے ہم تیرے ہوئے عاشق شیدا
اوسدن سے ہوئے جور و ستم جان حزین پر

اوس کان ملاحت کی محبت کا اثر ہے
پڑنے لگی آنکھیں جو حسن نمکین پر

کعبہ جو کرے ناز فلک پہ تو بجا ہی
سجدہ جو ملائک نے کیا اوسکی زمین پر

جب ساغر مے دیتا ہون کہتا ہی نہ لونگا
جی جلتا ہی کافر ترا اس تیری نہین پر

چمکا جو سوار ہین ترا عارض پرتاب
شک سبکو ہوا بجلی گری خانہ زین پر

شبکو رخ مہتاب پہ اختر نظر آئین
گرمی سے پسینا اگر آجائی جبین پر

دزدیدہ نگہ سے تمہین کب آنکھوں نے دیکھا
بہتان عبث کرتی ہو تم گوشہ نشین پر

تشبیہ تری چہرہ پر نور کو دیتا
ہوتا نہ اگر داغ رخ ماہ مبین پر

مین حال غم ہجر بیان کیا کرون اشرم
صدمہ ہے بغیر اوسکی مری جان حزین پر

دلمین عکس چشم مست یار آتا ہی نظر
جام مین جمشید کے مینخوار آتا ہی نظر

یہ کہان ہی لطف ای جمشید تیرے جام مین
آئنہ مین دل کی عکس یار آتا ہی نظر

مثل نرگس کیا تری آنکھونکا شیدا ہی جہان
دیکھتا ہون جسکو مین بیمار آتا ہی نظر

جھانکنا تو نی کیا موقوف تو اس رخ سے
چشم گریان روزن دیوار آتا ہی نظر

رخت تن کیا جامہ ہستی کی پرزی اوڑگئی
آج کل دست جنون بیکار آتا ہی نظر

جو نہین دیوانہ ترا بس وہی دیوانہ ہی
جو ترا بیہوش ہی ہشیار آتا ہی نظر

اوس بت کافر تری الفت نے زار ایسا کیا

[illegible]

دشمن دین کیو نہ آیا جھوٹی قسموں سی عشق
دیکھکر عارض جو دیکھا خط کو وحشتمیں کہا
نیم بسمل تیغ ابرو سی مجھی تو نی کیا
دیکھ لینگی لعل لب جب آئے در یکیا ترا
بے وفائی سے بت بیمہر کی ایسا ڈرا
اپنی شرگانکا ذرا دیکھو تو انداز ستم
آرسی آتی ہی کیا اب دکھانی مین مجھے

چھڑکی قرآن آوستی اپنا ایمان چھوڑ کر
وادی پرخار مین آئے گلستان چھوڑ کر
اب کہان جاتا ہی قاتل خون مین غلطان چھوڑ کر
صدقے ہوگئے جو ہے لعل بدخشان چھوڑ کر
دل یہی کہتا ہی اوڑ جا کوئی جانا چھوڑ کر
نیشتر دل پر لگاتا ہے رگ جان چھوڑ کر
صورت آئینہ کیون جاتے ہو حیران چھوڑ کر

دلمین بستا ہی مرے گھر اپنا جانا چھوڑ کر
مصر مین آتا ہے یوسف شہر کنعان چھوڑ کر

زاہدا گر جیتے جی اللہ دی مجکو بہشت
دیکھکر مکھڑا اترا کیا چہرہ بت دیکھی
جانتا ہون ست وحشت کو اور بست
چاندنی کی سیر کو وہ رشک مہ نکلی اگر
ایدل وحشی تری اس فہم پر پتھر پڑین
ہیر لسی اسطرح ہٹتی نہین اوسکی نگاہ
چاند سے چہرے پہ اپنی اسکو کیولا کس لیے
لب سے لب ملتی ہی اوس عیسی نفس کی اوٹھا

کوچہ جانان کو جاؤن باغ رضوان چھوڑ کر
کب مسلمان بید کو ٹہرستی ہین قرآن چھوڑ کر
سیر پھاڑا ہی گریبان ونکا دامان چھوڑ کر
اوڑ گئی پریان آئین جہان تخت سلیمان چھوڑ کر
عشق پر یونسی کیا ہی آتش انسان چھوڑ کر
جسطرح جاتا نہین ہی تیر پیکان چھوڑ کر
کسکو دیوانہ کروگی زلف پیچان چھوڑ کر
اب کسطرح جاؤن آبحیوان چھوڑ کر

الفت لیلی شمائل نی تو مجنون کر دیا
شرم کیا جاؤن حرم کو مین بیابان چھوڑ کر

نہین سنتا ہی نالہ میرا وہ گوش
برنگ پستہ ہی اپنی پنبہ در گوش
کہین ہم جو کبھی اوس سے حال اپنی
تو چپکے بولین تو کہتا ہی کہ خاموش

اوٹھا پہلو سے جو رنگین قبا پوش
گئی دل کی طرح جان اوسکے ہمراہ
چمن مین کی وہ گلی آ ماہتاب بلبل
محبت کا طبقہ کہا ہی جو ش
انہین کی حسن رفتہ کا ...

دست حسرت جو مین نے پھیلائے	نہوا یار ہمکنار افسوس
قتل کرتے نہین وہ ابرو سے	نہین چلتی یہ ذوالفقار افسوس
کہتی ہین دیکھکر بھوین تیرے	ملی کافر کو ذوالفقار افسوس

قطعہ

مجھسے ہمدم نے ایک دن پوچھا	روتی تم کیون ہو زار زار افسوس
دل تمہارا کسے نے چھین لیا	ہائے افسوس صد ہزار افسوس
دل مکدر ہی یار جانی سے	ہی یہ آئینہ پر غبار افسوس
الجھون ترے ہاتھ سی امسال	نہ بچا اک قبا کا تار افسوس
کیا کبھی پیاس ہے تیرے کشتہ کی	نہین تلوار آبدار افسوس

موت آئی نہ ہجر جانان مین
شرم ہون دل مین شرمسار افسوس

ہوا وہ جسگھڑی ہمسی ہم آغوش	خوشی سے ہو گئے شکوے فراموش
خماری یار کی آنکھین جو دیکھین	ہوئے وستے وہین نرگس کے روپوش
کبھی گر سامنے مین بولتا ہون	خفا ہو کر وہ کہتا ہی کہ خاموش
خبر اوس بت کو دنیا کی نہ دین گے	ہمیشہ شام مین رہتا ہی بیہوش
ہٹا دے زلف کو گر تو شرم	سحر کر دی تری صبح بنا گوش
مجھے بیمار سنکر کہتی ہین وہ	عیادت کو مری جاتے ہی پاپوش
غفر اللہ ہی دے جام ساقی	کہا کرتے ہین مستی مین قدح نوش
برنگ زلف مشکین مین سیہ بخت	ہوا ہون غم مین اوسکی خانہ بردوش

دیکھ کر زمین پہ تیرا رقص
کری اگر دو پیہ بار ہزار رقص
بسملو کا کے خوش ابار رقص
دل تڑپ کے ہی آج کرتا رقص
وجد مین آئی دیکھ کر ...

... رقص
... رقص
... رقص

صاف ہو کا ہو نکل آئی کنوئین سی یوسف
ڈوب جائے غرق شرم مین نکلی نہ کبھی
حسن یوسف کا ملا او سلیمان کا وقار
کم نہین شمع تجلی سی تصور اوسکا
لال غصہ سی ہوا منہ ترا آئینہ رو

نظر آئی جو ترا چاہ زنخدان عارض
دیکھی خورشید جو اوس ماہ کی تابان عارض
دیکھنی آئین پرستان سی پریان عارض
خانۂ دلمین کری کیون نہ چراغان عارض
تھا حلب اتو ہوا ملک بدخشان عارض

شبنم آلودہ گلو نمین ترے کہان لطف الیشرم
جیسے اوس اوس ماہ کی دیکھی عرقفشان عارض

ہی خدا سی یہے سوال فقط
اور مطلب نہین وہ آیا ہی
زخم دل پر لگی نہ مرحم اور
ابر مین منہ چھپا ہی شرما کر
دل دہی کی غرض کچھ اوسکو نہیو
وہ ستمگر خفا نہ ہو جائے
جی اوٹھون مین اگر ملی مجکو
دام تزویر ہی وہ رکھتی ہین
تیر اونکے مژہ لگاتی ہی
شب یہ گذری کسیطرح ایدل
دل لالہ کی داغ دینی کو
جسکو دیکھا وہ ہوگیا بسمل

پیش چشم اوسکا ہو جمال فقط
دل کی کرنی کو پایمال فقط
منہ کا اوسکے بندہی او گال فقط
چھوڑی منہ پر جب اوسنی بال فقط
یاد ہی جنگ اور جدال فقط
مجکو بس ہے یہی خیال فقط
بوسۂ لب شب وصال فقط
دان ہی کیا گیسو ونکا جال فقط
گو لی کیا یار کی ہین خال فقط
ذکر اوس ماہ کا نکال فقط
سرخ اوڑہی صنم نی شال فقط
اوسمین بس ہی یہی کمال فقط

کمال فقط
تاقیامت نہووی صبح فراق
ہے یہ مطلب ہنسی جمال فقط
چال چلتا ہے اس ادا سی وہ
دیکھکر جسکے قیامت کی چال فقط
تیز رفتار کی کیا وہ چال فقط
لالی ابھو نکل آئی وہ الیشرم
چاہتا ہی وہ ... نہین الیشرم
دیکھنی ہی کا مجھے یہ فال فقط

مجھے الیشرم ہی محبوب کا سکا لحاظ
عاشق زار سی کرنی نہین ... لحاظ
وصل مین ات کر ... لحاظ
بیٹھے دکھوی دیتا ہی مجھی خاک لحاظ
یار کی لب مین تری واسطی آب حیوان
اس مسیحا سی نکر ایدل بیمار لحاظ
اسلئی نالہ و فریاد نہین کرتا مین
دل ناکام کو ہی تیر ابت عیار لحاظ
جان کر تیغ تجہی سر کو جہکایا مین نے

۳۸

قتل کرنی مین ... اب ... لحاظ
... عارض ...
... لحاظ
عشق مین ... لحاظ
... لحاظ
دیکھ ... لحاظ
اسقدر ... لحاظ
دل ... لحاظ

وعدۂ وصل کیا یار نے انکار کی تشا

دیکھکر زلف سیہ اپنی نہ نکلی آنسو

کہیں پامال نہ دل مثل حنا ہو جائے

جنس دل لیکے تلون سے کہیں پھیر نہ دے

دیکھکر نبض طبیبون نے کہا یہ مجھکو

گفتگو غصہ مین آکر جو کری اے ناصح

ایسی بدعہد کی کیونکر ہو اقرار سے خوف

واقعی لڑکونکو ہوتا ہے شب تار سے خوف

ہے ایجان جہان ہے تری رفتار سے خوف

ہے مجھے اٹھ پہر ایسے خریدار سے خوف

مرض عشق ہے آتا ہے اس آزار سے خوف

مجکو بھی آنے لگی یار کی گفتار سے خوف

تا مین چور ہی تو سہی یہ خفا ہو نہ کہین

شرم اسوقت تو کر اوس بت میخوار سے خوف

ایک مدت سے ہون ایجان مین ترا عاشق

پاس تیری جو نہین بیٹھنے پاتا عاشق

اوسکی کوچے مین جو کل جاکی پکارا عاشق

قسمتو نسے کہین ملجاتا ہے ہمسایا عاشق

سرخرو عاشق جانباز ہو کب تک یکھین

ہاتہ آتا در مقصود کا دشوار نہین

کبک و طاؤس پہ موقوف نہین ہے دلبر

سامنی غیر دنکی رعنائیکا ڈرتھا پیاری

بس اگر ہوے تو کس لطف سے سایہ کیطرح

بیخبر نیند مین ہوتی تو بھلا کیا کرتی

حسن جانسوز جو اوس مہرلقا کا دیکھی

حیف ہے تو نہ ابھی تک کبھی سمجھا عاشق

بس اسے رنج مین مرجائیگا تیرا عاشق

سنکے آواز کہا کون ہے کسکا عاشق

اس زمانی مین تو ہے صورت عنقا عاشق

ہوگیا ہے تری تلوار کا بیڑا عاشق

غرق دریای محبت ہے سراپا عاشق

جسکو دیکھا تری رفتار کا پایا عاشق

کسطرح آکی بلائین تری لیتا عاشق

زلف کو تیری سنوارا کری بیٹھا عاشق

بوسہ لیتا اگر آکی تمہارا عاشق

ماہ کنعان ابھی ہو مثل زلیخا عاشق

خورشید اپنا جو خط سے ہو تو وہ کہلائے ... مسیحا عاشق

جان ... عاشق

... حسن ... عاشق

... عاشق

... عاشق

کبھی مجنون ... عاشق

ایک الفت مین تری اپنی ... عاشق

منصف ... عاشق

ہین ہی تنہا نہین اوس ... عاشق

حسن ... عاشق

کیون ... عاشق

اسد

کل زمانی سے نرالا ہے مری یار کا ڈھنگ

قتل عاشق کو کیا کرتی ہو بجرم وخطا

تمنے سیکھا ہے کسی شوخ جفاکار کا ڈھنگ

کاہی خونس کر دیا کاہی کیا آزردہ

ہیچ کیونکر ... کسی بت عیار کا ڈھنگ

لوگ کہتے ہین ... بیمار کا ڈھنگ

ہو ... صورت

... طرحدار کا ڈھنگ

اوس ستمگر نے نکالا ہے ... یار کا ڈھنگ

ابھی رودی ہے ... اقرار کا ڈھنگ

کہا ... اس اپنی دل ... کا ڈھنگ

... ہو س ... بیمار کا ڈھنگ

... ضعف ... تری بیمار کا ڈھنگ

تیغ ابرو کی ... خونخوار کا ڈھنگ

... لیا اوس بت خونخوار کا ڈھنگ

تیغ ... عیار ... آتی ہین

اندنون ... دربار کا ڈھنگ

وہ رشک گل جو گیا باغ مین تو دیکہ ای شرم
خجل ہی رنگ سی عارض کی ارغوان کا رنگ

ہجر مین مجکو اگر ہوگی شفا کیا حاصل
لوگ کرتی ہین عبث میری دوا کیا حاصل

خود غرض ہوتی ہین عیار جہا نمین مہرو
ہین کسی پر جو کرون جان فدا کیا حاصل

دلمین سو بار رولاتا ہی شرارت مجھی
باتین سنکر جو وہ بت میری ہنسا کیا حاصل

میری جانب سی جو بھڑکاتا ہی ہمدم اغیار
اوسکو اس آگ لگانی سی بہلا کیا حاصل

روٹھ جاتی ہین فراگر نہین ملتا تمکو
پھر جو ہر بات مین ہوتی ہو خفا کیا حاصل

جبکی کہہ لو مجھی جو جی مین تمہاری آئی
فتنہ برپا جو ہوا اسینی سنا کیا حاصل

فائدہ کچہ نہین کہنی سی نہ کہنا بہتر
شعر کی کہنی پہ جب داد نہ لگا کیا حاصل

تمنے لڑوا جو دیا دوست کو میری مجھسے
دشمنون یہ تو کہو تمسی ہوا کیا حاصل

کہتے ہین ناز سی وہ خون کرون کیون جا کر
ہاتہ مین اپنی لگاؤ نہین حنا کیا حاصل

بزم مین اوسکی کرین غیر رسائی پیدا
کیون رہون یار سی ایکدم مین جدا کیا حاصل

خط تو لیجای مرا آپ تو اوسکو کہو رے
قاصدا اوسکا تجھی دو نہین پتا کیا حاصل

وہ نہ آگاہ ہوا میری تڑپنی سی اگر
مے اثر نالۂ عبث مینی کیا کیا حاصل

ایسی بیمار ہی اچھی کہین ہوتی ہین بہلا
ای طبیبو مری کرتی ہو دوا کیا حاصل

چاہتا ہی جسی دل پاس نہین وہ ساقی
جام کو می سی اگر تو نی بہرا کیا حاصل

آجکی شب تو نہ دم بہر کی چلی جاؤ تم
راست باز و ہنسی یہ کرتی ہو دغا کیا حاصل

لطف ہی یار کی اٹھنی کا نہ مینوشی کا
می سی ساقی نی اگر جام بہرا کیا حاصل

کیون بلاتا ہی دوا فرقت جانان مین طبیب
ہوئی بالفرض اگر مجکو شفا کیا حاصل

۳۳

غیرت شمس و قمر کی کوئی تصویر نکال
یا تجھے عارض بت دیکھنا ہو جاتی ہے تو اب
جای خط سورۂ اخلاص کی تفسیر نکال
گر کہون حال دل اوس سے تو وہ کہتا ہے صنم
جھوٹی جھوٹی نہ مری سامنے تقریر نکال
انس ہے تجھسے یہ کسوقت کہا تھا مینے
میری اس قول کی او شوخ تو تحریر نکال
تیغ ابرو سے تو بس کرچکا بسمل ظالم
قتل کرنیکو ہماری نہ تو شمشیر نکال

کبھی کیا آپکی کرم کا حال دم شمشیر جانتا ہون او
ایک بوسہ دیا نہ سال کی
کچھ نہ پوچھو مری صنم کا حال
ہم تن قدرت خدا ہی وہ
سنبز کا حال یا شکم کا حال
کاغذ آئینہ ہو اگر کہون
تیسرے جیسا ہی اوس صنم کا حال
بس خدا ہی کو علم ہی اسکا
دل کی صدمی کا اور الم کا حال
وقت یار مین کہین کی کا

سوز و شب نالۂ فریاد ہیہ تاحق ہی ولا
ایک بوسہ ترا لیکر مین گنہگار ہوا
باندہ لی اوسکی عوض اس دل پر حسرت کو
طوق منت کا پڑ نا ہے یا جونی الطفل
کیا عوض چاند ای چرخ ہے کہ مینوش ہو
زلف شبگون کی جو الفت مین دلا کہاتے تیغ

دلسی اب آہ کوئی صاحب تاثیر نکال
بس سوا اسکے کوئی اور تو تقصیر نکال
جلد فتراک سی اوشوخ تو نخچیر نکال
اپنے دیوانگی بہی باؤنسی زنجیر نکال
کسی لڑکی کی لئی تو قدح شیر نکال
دہن زخم سی اب نالۂ شبگیر نکال

یار بہی نالہ کری تیری طرح ای شمرم ہے
دل سی آہ ایسی تو اک صاحب تاثیر نکال

نہین پوشیدہ اوسی صنم کا حال
رشک آنی لگا عطارد کو
مین تو عاشق ہون کیا بیان کرون
دم او بجھتا ہی عشق گیسو سے
اتبو دیتا ہی جہڑ کیان ہر دم
قول دیکر ہے مجھے ہوا اسنے قول
دیکھی زاہد تو کلمہ پڑہنی لگے
کوئی سنتا نہین کہون کس سے
بی چہری قتل ہو گئے ہم تو
کیہے مخمل جو دیکھے یاد آیا
سادہ کاغذ کو کر دی افشانی

مجمیہ ظاہر ہی دمبدم کا حال
سنکی اوس شوخ خوش رقم کا حال
جور کا اوسکے اور ستم کا حال
کیا کہون اوسکے پیچ و خم کا حال
آگے ایسا نہ تہا صنم کا حال
دیکھو کافر کے تم قسم کا حال
بخدا ہی یہ اوس صنم کا حال
رنج کا اپنے اور غم کا حال
ہی یہ اون ابرؤونکی خم کا حال
یار کے نرمی شکم کا حال
ہی یہ اب کلک زر رقم کا حال

نی تری ہی یہ ابی دم کا حال
لفظ شادی کہون تو غم ہو جائے
کچھ نہ پوچھو مرے الم کا حال
کیسے حاجت خدا سی مانگی ای شمع
جانتا ہی وہ دمبدم کا حال
ماہ سیما ہی میر احمد شمائل قا

چشم و خالِ رخ دلدار پہ موقوف نہیں
دیکھیے تو ہی مری جان کا قاتل تل قاتل

دل ہی مین جوشِ تصور سے نہین ہی الفت
روح کی طرح رگ و پی مین ہے داخل قاتل

تیری گر نہ جلی شعلہ عذارونکا چراغ
گل ہوا آگئی تری شمع مہ کامل قاتل

دوڑ کر آیا جو مقتل مین چڑھا دم میرا
پاؤن پہولی دم آخر سر منزل قاتل

قتل کرنی سی مری ننگ نہین لازم ہی
شرم بہی ہی تری جانبازونمین داخل قاتل

جلوہ گر جب رخ انور کا ہوا اے قاتل
زحل چرخ ہوا دیکھکے بسمل قاتل

نقد جان تجپہ تصدق کئی جانان ز[illegible]
ہو گئی گنج شہیدان تری محفل قاتل

چاندنی زخمی الفت کو نکیونکر ماری
تیغ ابرو ہی ہلالی مہ کامل قاتل

بعد مردن بہی ہی یہ شوق شہادت ہمکو
حشر کو اوٹھینگی کہتی ہوئی قاتل قاتل

خط ہی مانند خضر چشمہ حیوان ہی دہن
زلف ہی شکل پری حور شمائل قاتل

گل کہلا تیغ نگہ سی تری کوئی ہمدم
تجہی باغ مین کرتی ہین عنادل قاتل

چمن جوہر شمشیر جو تو دکہلائے
چمنستان سے نکل آئین عنادل قاتل

تو نی بیجرم کیا قتل تو رتبہ یہ ملا
ہین شہیدان وفا مین ہوا داخل قاتل

ہین بنی طوق گلی سودائی محبت مین ہزار
مجکو پہنا نا رگ گل کا سلاسل قاتل

قتل کرنی سی تری عشق مین مجنونکی طرح
دفتر و نمین ہوا نام اپنا بہی داخل قاتل

تو جہان جائیگا ہمراہ تری جائیگا
سایہ سان ساتہ رہیگا یہ مرا دل قاتل

سالک راہ وم تیغ نہونگا مین اگر
کسطرح ہوگی یہ طی عشق کی منزل قاتل

قتل کی وقت جو ہمراہ تری ہونگی رقیب
نہ رہیگا مری قابو مین مرا دل قاتل

۴۵

ای بت پردہ نشین مرتی تو مین ہجر تجھ بیر
غیر کو ساتہ جو اوس گل کی نہاتی دیکھا

دور ساغر سب فرقت مین جو ش آئی کیونکر
یون بسر ہوتی ہی فرقت مین ہماری شب ہجر

نرگسی چشم صنم کا دل شیدا تھا مریض
پہر نہ سہوا ہون کسی لف کی پہندی مین اسیر

لائی مکتوب جو دلبر کا ہماری قاصد
گمراب تک نہین آیا گاہ تری نامہ سی ہم

آگ کیطرح جلی گرمی حمام سی ہم
کہ سمجھتی نہین کم گردش ایام سی ہم

روز کرتی ہین سحر رو کی سر شام سی ہم
تلخ کام اور ہوی شیرہ بادام سی ہم

ایکی بچ جائین جو صیاد تری دام سی ہم
پاٹ دین آج اوسی خلعت انعام سی ہم

اب شب و روز خدا سی یہ دعا ہی ای
خوش ہون نظارہ زلف و رخ گلفام سی ہم

عہد یہ کر چکی ہین اوس بت مغرور سی ہم
نہ کہانی سی غرض ہی نہ کچھ افسانی سی

جانتی گر یہ ستم عشق مین ہونگی ہم پر
ساغر می یہ نہ کسطرح پڑی آنکہ اپنی

کل تو اور کہا آج لگاوٹ پہر ہے
جل گیا آنچ سی تلوار کی جسم مجروح

خو بر وینکی محبت مین ہے جو عمر بسر
خواہش دید ہی اوس بادسہ خوبان کی

کام کیا تہا ہمین جو اتنی خوش آمد کرتی
یہ چشم بیمار و کہتا تہا نہین وہ رشک مسیح

تیری ہوتی نہ مخاطب ہون کبہی حور سی ہم
ہمنشین ہوتی ہین خوبی یار کی مذکور سی ہم

دل لگاتی ہین نہ کبہی اوس بت مغرور سی ہم
نالش کہتی ہین تری دیدۂ مخمور سی ہم

ڈرتی ہین یار تری مکر سی اور زور سی ہم
اچھی ہوتی لگی نہین مرہم کافور سی ہم

تو بہی واقف نہوی عشق از سی ہم
بات باہر یہ کیا کرتی ہین مقدور سی ہم

عشق کرتی ہی ترا ہو گئی مجبور سی ہم
ہمدم و ہو رہتی ہین اسواسطی دور سی ہم

دیکہ لینی ہی پری روکی ہی مطلب ہمکو
مبتلا درد و غم و ہجر مین ہم ہین شب و روز
یوچہتا ہون جو کبہی اسم مبارک کیا ہے

گہر سی کچہہ ہی نہ غرض اور نہ کچہہ نام سی کام
تمکو ہی آٹہ پہر راحت و آرام سی کام
ہنسکے کہتی ہین تجہی کیا ہی مری نام سی کام

بی نقط صاف سناتا ہی وہ مجکو ای شرم
آج کل اوس بت کافر کو ہی دشنام سی کام

بجی اینشرم اگر ہجر کی آزار سی ہم
جی مین آتا ہی کہین اپنی خفا کار سی ہم
نہ تو خنجر سی مری اور نہ تلوار سی ہم
روش اچہی نہین ای سرو خرامان جہاز
ملنی دیتی نہین غیرون سی ایکل تر
بوسہ دینی مکر رجو ہی انکار تجہے
لوگ ساتہہ اوسکی عبث کرتی ہین بدنام ہمین
ہم تو آئی تہی ملاقات کو اینشوخ فقط
وہ تو سنتا ہی نہین بات ہماری ہرگز
بیخبر رہتا ہی احوال سی وہ رشک مسیح
دیکہکر ہمکو وہ دیوار پہ چڑہ جاتا ہی
غیرت قند مکرر ہی کلام شیرین
ایسی قسمت کہان یا تمہاری بیٹہین
مثل یوسف ہین تری لاکہہ خریدار ترین

پہر نہین ملنی کی اوس شوخ ستمگار سی ہم
گذری اینشوخ ستمگار تری پیار سی ہم
نیم بسمل ہوی اوس ابرو خمدار سی ہم
ہوی پامال تری شوخی رفتار سی ہم
تب تو انکہون مین کہٹکتی ہین سدا خار سی ہم
سخت مجبور ہین ظالم تری تلوار سی ہم
کام کچہہ رکہتی نہین اوس بت عیار سی ہم
ہوی بیزار نہایت تری گفتار سی ہم
کیونکر آگاہ کرین درد دل زار سی ہم
ہوگئی اندنو اسواسطی بیمار سی ہم
انس کیون رکہتی ہین وسواس پری زاد سی ہم
عشق رکہتی ہین جو لبہای شکربار سی ہم
جہانکتی رہتی ہین تمہین روزن دیوار سی ہم
جلتی ہین ایسی تری گرمی بازار سی ہم

یاد آتا ہی جو جسم تری گلبدن کا خیال [illegible]
[illegible]
چشم نرگس کی وہ یاد آتی ہی ... برسات مین
وصل کی رات [illegible]
[illegible]
ابر باران سی برستی ہین تر برسات مین
جانتا ہون ابر باران سی نکل آیا ہی چاند
گرم الفت اوسکا ہوتا ہی گذر برسات مین
نامہ بر کیون نہین جاتا ہی تو اوسکی طرف
ای کبوتر بھیگ گیا بال و پر برسات مین
[illegible]
حال پر روتا ہی میری ابر تر برسات مین
مجکو گردش مین صدا رکھتا ہی یہ چرخ فلک
عشق و غربت کرتی ہین [illegible] برسات مین
ابر باران کی [illegible] برسات مین
[illegible]

کیونکر کہون کہ وہ گلِ تر بی وفا نہین　　مدت ہوئی کہ ایک بھی پرزا لکھا نہین

تجھسا بھی کوئی بانیِ جور و جفا نہین　　عاشق ہین جان بلب تجھی پروا ذرا نہین

ایسا فراقِ یار مین رویا ہون زار زار　　آنکھون مین اب تو نام کو آنسو رہا نہین

کسدرجہ صاف ہی شکمِ صاف یار کا　　یہ تو حلب کے آئینہ مین بھی صفا نہین

کیا جانی میری سیف زبانی وہ کیا ہوئے　　کرتی اثر بھی اب تو کچھ اپنی دوا نہین

اقرار کر کی آنیکا آیا نہ اب تلک　　بدعہد تجھسا کوئی بھی ای بیوفا نہین

دو چار بوسی مانگی تہی کہہ دینگی منہ پہ صاف　　اوس خود غرض نی ایک بھی بوسہ دیا نہین

اتنا ہی شکر ہی کہ ابھی تھا قاصد نی خط دیا　　تا مسکو میری یار نی پرزی کیا نہین

شیرین ادا سمجھہ کی نہ وارفتہ ہو دلا　　سینی چھری ہین ربط مین انکی مزا نہین

اللہ نی دیا اوسی ایسا جمال و حسن　　وارفتہ اوسکا کونسا شاہ و گدا نہین

ایسی حیا و شرم عطا حق نی اوسکو کی　　گالی کا لفظ منہ سی کسی نی سنا نہین

خودبین و خودپرست ہی وہ شوخ خودپسند　　ہرگز کسی کی بات وہ حجت مانتا نہین

کیون تونی جیب دامنِ گل چاک کر دیا　　میری طرح جنون جو تجھی ای صبا نہین

اچھا ہوا امیر نہ کچھ عشق مین رہی　　اتنو کوئی نظر مین ہماری برا نہین

ہوتی ہین مست سونگہ کی ہم بوی زلفِ یار　　کم موج می سی موجۂ بادِ صبا نہین

دیوانہ کر دیا مجھی ہای غیرت پری　　کیونکر کہون مین زلف کو کالی بلا نہین

یارانِ رفتگان کا پتا کس سی پوچھیی　　ایسی گئی زمین پہ کہین نقش پا نہین

دشمن ہوا وہ جانکا کی جس سی دوستی　　سچ ہی مثل کسیکا کوئی آشنا نہین

طوفانِ نوح سمجھین گی سب اسکو دیکھنا　　آنسو ابھی تو آنکہ سی اپنی گرا نہین

۴۹

جفاشعار تیری بیوفائیان دیکھین

عذار صاف سی تیری مثال دون کیونکر

[illegible]

ہمنی دیکھا ہی ہزارون ہی ستمگارونکو	کوئی ثانی ترا ای شوخ ستمگار نہین
گاہ خوش کرتی ہو اور گاہ رلا دیتی ہو	وہ عنایت وہ مروت وہ ترا پیار نہین
اور اگر کچھ نہین ملجاتا ہی باتونکا مزا	ہیچ یہ ہی لطف سی خالی ترا انکار نہین
بزم قاتل مین آلہی نہ ڈگی پای ثبات	شمع کی طرح مجھی سر سی سروکار نہین
ہو زیارت شہ کونین کی روضہ کی نصیب	اور کچھ دلمین تمنا مری زنہار نہین
خنجر غم کی ہین لاکھون دل افگار پہ زخم	جز حسین ابن علی کوئی خبردار نہین
دونو عالم کا حسین ابن علی مالک ہی	ایسا سلطان نہین ایسا کوئی سردار نہین
کیا کہین حال اسیران محبت تجھسی	دام الفت مین کسیکی تو گرفتار نہین

کام دل تیری بر آئیگی او نہین سی ای شرم
جز علی اور کوئے تیرا مددگار نہین

نہ تو جا سکتی ہین ہم اور نہ بلا سکتی ہین	اونکا جی چاہی تو سو بار وہ آسکتی ہین
گھات مین رہتی ہین دن رات رقیب بد ذات	آج کل پاس ہم اوسکی نہین جا سکتی ہین
شکوی ہین گو دل غمگین مین ہزارون ظالم	پر تری ڈر سی زبان تک نہین لا سکتی ہین
جانسی ہاتھ اوٹھا ای ہوئے ہم بیٹھی ہین	پاس اغیار اوسی اپنی بٹھا سکتی ہین
جنبش لب بہ زبان قطع دہان ہوتی ہی	حال دل کب اوسی ہم اپنا سنا سکتی ہین
ترک ہی فرقت دلدار مین مدتسی غذا	اور کچھ غم کی سوا ہم نہین کھا سکتی ہین
لاکھ تدبیر کرین پیش نہین جاتی ایک	میری لیئے ہو وہ رقیبونکو بلا سکتی ہین
سب خردمند جہان فکر کرین بہتر ہی	بھید اوس شوخ کا ہرگز نہین پا سکتی ہین
طبع نازک سی تری خوف رہتا ہی مدام	اسلیئے شور نہین ورنہ مچا سکتی ہین

دل غریبی مین خدا ای کیا ہی مثل یحییٰ
نامور خوب ہوا یار تو عیّار ہمین
ہوش اوڑ جاتی ہین تقریر کو سنکر بخدا
کوئی ثانی نہین اوس شوخ طرار ہمین
مرض عشق سی بچتا نہین اپنوں کو ئ
جان جاتی ہی [illegible] بیمار ہمین
چشمک دیدہ ساغری اوڑ ای مری ہوش

5

[illegible]

[illegible]

دلسی ایجادی طرحکی کرتا ہی وہ شوخ
بوسہای لب میگونمین جو کیفیت ہی
پہنس گیا سلسلۂ زلف مین جو دیوانہ
شہر آشوب بار بلای جان ہی
حشر کی دن مری ستار نی رسوانہ کیا

کون یہان اوسکی مقابل ہی طرحدار یمین
لطف ای بادہ کشو کب تہی میخوار یمین
زندگی بہر وہ رہا اوسکی گرفتار یمین
سات دوزخ کی ہی گرمی سی گنہگار یمین
چہپ گئی میری گنہ پردۂ ستار یمین

جسکو ہی عشق حسین ابن علی سی ای شرم
رہتی ہین شیر خدا اوسکی مددگار یمین

جو ضیا اوس رخ مین ہی خورشید تابان مین نہین
اندنون ہر وقت رہتا ہی دہان زخم خشک
پہول ہنسی مین ٹپک کر ہوگئین گلکاریان
ہوگئی خوش چشم اندہی تیری شوق دید مین
کر رہی ہین شور زخمی کیا ہی تیغ ناز کی
دلکو بہلائینگی مجنون مین چلکر ایجنون
دیکہکر رونا ہمارا کیون ہنسی دیتی ہین آپ
کیا لب باریک جانان سی ہی تشبیہ دون
اوسکی کنگہی دلین جہبی ہی تری عاشق کہتی ہین

کیا نظر آئی بصارت چشم انسان مین نہین
آب ای سفاک شاید تیغ بران مین نہین
درد کی ہاتہی ہماری جیب دامان مین نہین
مثل نرگس تو پرآب چشم غزالان مین نہین
شاید اب باقی نمک اوسکی نمکدان مین نہین
کیا کوئی وحشی ہمارا سا بیابان مین نہین
کچہ تماشا تیلیونکا چشم گریان مین نہین
یہہ نزاکت تو رگ لعل بدخشان مین نہین
یہہ کشش یہہ تیز یان آرہ کی دندان مین نہین

صانع عالم نے نیلم جڑ دیا الماس مین
شرم یہہ مسی کی ہین اوسکی دندان مین نہین

خدا شاہد ہی او کافر تجہی جب یاد کرتی ہین | تو پہر ناقوس کی مانند ہم فریاد کرتی ہین

شب کو اوس غیرتِ خورشید کی ہی دید محال
مہر تابان کی سبب ہین نظاری دنیا

نظر آئی نہین صحرا مین چکاری دنیا
ہجوی جسم کا [illegible] کی نہین [illegible]

ضعف سی ہم ہین نہان ہی یہ ستاری دنیا
بحر ہم دمین ہی اشک ہماری دنیا

آج اسماہ دکھائی دی تاری دنیا
دانت ہنسی مین نظر آئی تمہاری دنیا

لوگ کب کہتی ہی [illegible] یادون لطف زمانی [illegible] ہوئی ای تم
[illegible] محجو

وست ویا اوسکی کب احسان حنا لیتی ہین		اونگلیان پنجۂ مرجان ہین لیقف یا گلرخ

شعر

آئینۂ دل خاک حسینونکو دکہائی
دیکہتی ہی اوٹہتی ہیہ صاف اوڑا لیتی ہین

شعلہ وآئی ہین یا داید ل سوزان مجکو
خار فرقت مین ہین گلہائی گلستان مجکو
چھوڑنا تہا نہ کبہی یار کا دامان مجکو
واقعی صحبت ناجنس خوش آتی ہی کسی
زلف سی عشق تہا اب مصحف عارض سی ہوا
گور ہی منہ پہ تری جب دیکہتا ہو خطِ سبز
ہوتیا تختۂ سوسن مین کہلا دیکہا آج
منہ سی منہ ملتی ہی جا حاصل ہوئی ہی عمرِ خضر
یاد مین دستِ حنائی کی بہا بحرِ سرشک
بدتر از خواب پریشان ہوئی مرید ا رے
توبہ سر کا مری گردن سی اوتارا اونی
بعد مردن بہی دعا ہی کہ عطا کر یارب
قیس و فرہاد سی ہی طی نہوا تہا جو کبہی
کہینچ کر جذبۂ دل گہر مری لائیگا اونہین
شب تاریک لحد ہوگئی روشن صد شکر
اٹہو کہڑ بیٹہی ہی سیر سب مجہی سیرِ چمن

کیون نہ آتشکدہ ہو گلشن رضوان مجکو
بنگیا صحن چمن مثلِ بیابان مجکو
چاک اس جرم پہ کرنا ہی گریبان مجکو
وہ پری بہاگتا ہی جانکی انسان مجکو
کیا اللہ نی کافر سی مسلمان مجکو
یاد آجاتا ہی اوسدم مہ شعبان مجکو
مسی آلودہ نظر آئی جو دندان مجکو
دہن یار ہوا چشمۂ حیوان مجکو
نظر آیا جو کہین پنجۂ مرجان مجکو
نظر آجاتی اگر زلف پریشان مجکو
بہولتا ہی کوئی قاتل کا یہ احسان مجکو
باغِ رضوان کی عوض کوچۂ جانان مجکو
دلِ وحشی نی دکہایا وہ بیابان مجکو
کیا ہوا جانی نہین دیتی جو دربان مجکو
داغ سینی کی ہوی مثلِ چراغان مجکو
دلکی ہر داغ و نسی ملا ہی چمنستان مجکو

سو روز وصل آیا تو کی ایسی ہین جاگی بخت
آنکہ کہلتی ہی نہین نیند کی ماری دنیا
کٹ گئی رات تو سانا ہمی سولایا اوسی
شکر ہی جاگی اوٹہی بخت ہماری دنیا
جس سی ہم بولی تہی شکوہ یہ دریا مین
رو رہا ہی وہی دریا کی کنارے دنیا
آنکہہ سی اوس بتِ محجوب کی تنہا جو [illegible]

منہ کو کہلا نہین صحرا مین چکاری دیکہو
کاروان لٹ گیا ساتہ وہ یوسف میرا
[illegible] ہی بیمار ہی دیکہو
صبر و آرام و دل و جان ہی [illegible]
انکا وعدہ تو [illegible] بیماری دیکہو
وصل یار ایسی نظر آئی [illegible]
گیسوی [illegible] ہماری دیکہو
منہ [illegible] ہجر کی رات [illegible]

دیکہو [illegible] بہلا [illegible] کی
اوس [illegible] نہین [illegible] مصحف [illegible] معشوق [illegible]
[illegible] ہائی ہائی

پاس اپنی وہ مسیحا کی نہ جای کیونکر
خوابمین بہی نظر آتا نہین رے وجانان
کہون خوش ہو کی دلا کیا مزے آئے ہنی
بوسہ لینی کا مزا جب لبِ شیرین کا ملی
غیر اوس گل کی نہین دلکو میرے خاک سروکار
وہ گلی میری لگی دیکہ کی جل جای رقیب
وعدہ وصل کی کیا دلکو خوشی ہو مرے جب
لطف پہر ہوگا دوچند اوسکی ہم آغوشیکا
ویجیو مجکو صنم ایسا تو ای بارِ آلہ
لب تو یاقوت ہو مانند گہر ہون دندان
باغمین بادہ کشی کی بخدا جب ہی بہار
لذت وصل نہ حاصل کبہی ہوگی اوس سے
تب مین سمجہون کہ لکہی وصف لب شیرین کے
جہگڑون جب مین طلب بوسہ لب مین اوسکے
دم نظارہ اوٹھی باغ مین پہر دو نالطف

مرضِ عشق بہی ہو طالب دیدار بہی ہو
بختِ خفتہ یہ الٰہی کہین بیدار بہی ہو
پاس وہ تب بہی ہو اللہ مددگار بہی ہو
نشۂ می سی وہ بیہوش ہو ہشیار بہی ہو
لطف ہی باغمین جب وہ بت میخوار بہی ہو
ایخدا غیر بہی ہو بزم مین دلدار بہی ہو
ایک اقرار ہو سو طرح کا انکار بہی ہو
ہوی تنہا وہ صنم اور شبِ تار بہی ہو
رشکِ خوبانِ جہان بہی ہو طرحدار بہی ہو
غیرتِ سرو ہو قد پہول سا رخسار بہی ہو
سبزہ ہو آبِ روان صحبتِ میخوار بہی ہو
جو جفاکار بہی ہو اور ستمگار بہی ہو
دمِ تحریر قلم میرا شکربار بہی ہو
لطف ہی ساتہ ہی انکار کی اقرار بہی ہو
چشم مخمور بہی ہو نرگسِ بیمار بہی ہو

قدردان ہو جو حسین ل اوسی دینا ای شرم
نازبردار بہی ہو اپنا خریدار بہی ہو

جسکی سبب سی چہوڑ دیا اک جہانکو
گو جان عاشقی مین گئی نام تو ہوا

یارب جدا نہ کیجیو اوس سیمبری جانکو
لازم یہی ہی سو و کہون اس بیانکو

٥٣

الفت روح تو ہو اگر سامنی مری
افسوس کر دیا مری الفت کو امتحان
یون ہی قریب روی منور کی زلف یار
سجدہ کیا جو کعبہ ابروی یار مین
کہتی ہین ہمنشین کہو کس سی بگڑ گئی

پروا نہوی کیسی اگر بہوک پیاس ہو
مین جانتا تہا تمکو بڑی حق شناس ہو
ابر سیاہ چاند کی جسطرح پاس ہو
زاہد نی یہ کہا کہ بڑی حق شناس ہو
گل سی زیادہ آج جو تم بیحواس ہو

اون بت سی بول چال مگر ترک ہو گئی
ای شرم کچہہ کہو تو سہی کیون اوداس ہو

وہ رشک گل چمن مین اگر میری پاس ہو
اون پہولون سی نہوئیگا تازہ کبہی دماغ
گلشن ہی جوش گل ہو لب جو ہو ساقیا
انکی بہار مین جو زر داغ ہاتہ آئی
شرما ہی دیکہکر شفق آسمان بہی
ہمراہ اپنی مجکو بہی لی لیجیے سیر کو
مرنا ہی ایسی شخص کا بہتر ہی ہجر مین
بہلاؤ پاس غیر کو ہم دور یون رہین

ایسا گہٹی کہ رنگ گل تر اوداس ہو
جس پہولو مین نہ میری گل تر کی باس ہو
وہ گل ہوا رہاتہ مین میکا گلاس ہو
گل کیطرح فتوح مجہی بیقیاس ہو
جسدن وہ شوخ پہنتی شہانا لباس ہو
گر چاہتی یہ ہو نہ کبہی جی اوداس ہو
ای یار وصل یار کا جسکو نہ راس ہو
افسوس ہی ہمارا تمہین کچہہ نہ پاس ہو

ای شرم کون راحت جان تمسی چہٹ گیا
غمگین ہو ملول بہت ہو اوداس ہو

پہلی اس وحشی کی ثابت کرین تقصیرین دو
ایک بوسہ لیا کسدن ہوئین تقصیرین دو

پہر مجہی شوق سی پہناتین وہ زنجیرین دو
کیون مری پاؤن مین پہنائی ہو زنجیرین دو

منہ پہ نہ رکہنی کا اقراری انکار کی بعد
ایک مضمون کی لکہین یار نی تحریرین دو
مجکو حیران ترا او رمجہی حیران مرا
حق نی کیا خوب بنائی ہین یہ تصویرین دو
ای مصور مجہی دو نگا مین بہت سا انعام
میری او ر اوس کی ہم پہلو ہی تصویرین دو
درد دل دور ہوا سینہ کی شورش بہی گئی
شربت وصل مین تیری مین بہ ہم تاثیرین دو
لب کا بوسہ لیا اور گال بہی رکہا ہم گال

[illegible]

ہار بیٹھو لو انکا شب وصل دیا تھا جو مجھی — اوس پہ پروکی یہی بس ہی نشانی مجکو

اسمین بدنامی ہی اور ذلت و رسوائی ہے — نہین پاس آنا مناسب تیری جانی مجکو

خط کا مضمون تو مین دیکہہ ہی لونگا قاصد — اوس کل تر کا سنا حال زبانی مجکو

بخت خوابیدہ کا کیسی تو کہو نہین قصہ — ابہی سو جاو وہ آئی ہی کہانی مجکو

اوسکی دلپر میری الفت نی کیا کچہ تو اثر — دوست کہتا ہی میرا دشمن جانی مجکو

غزل ان قافیون مین اور بہی اک پڑہ اے تیرم
دلسی بہاتی ہی تری سحر بیانی مجکو

حلقۂ غم سی رہا کر کہین جانی مجکو — اپنا چہلا ہی کوئی بہیج نشانی مجکو

زلف مشکین کی جھلک کا ہو نمین دیوانہ — اور بہولونکی عبث بو ہی سنگہانی مجکو

تہم کوئی دم کو تو اے دیدۂ خونبار ذرا — ہاتہہ مین شوخ کی ہی جھندی لگانی مجکو

کسیصورت تو تسلی ہو مرے دلکو کہین — اپنی تصویر ذرا دیجئی جانی مجکو

کری اظہار وہ الفت کو تو ہی جسمین کہون — جہوٹی بہاتی نہین چاہت یہ جتانی مجکو

خط تو قاصد کو دیا پر لب فریاد سی ہاے — نہ ملی فرصت پیغام زبانی مجکو

میرا غمنامہ جو پڑہتا ہی کوئی کہتی ہین وہ — ایسی خوش آتی نہین مرثیہ خوانی مجکو

غیرت نالہ موزون ہین مرے سب اشعار — کیا عجب ہی جو کہین لوگ فغانی مجکو

کہین طوفان نہ بپا ہو یہی ڈر ہی اے تیرم
دیکھون دکھلاتی ہی کیا اشک فشانی مجکو

رنج یہ اور مقدر نی دکہایا مجکو — عید کو بھی نہ گلی اوسنی لگایا مجکو

غیر کی آتی ہی محفل مین جگہہ خالی کی — کبھی پہلو مین نہ ایجان بٹہایا مجکو

55

جو مزا جام کا اس دل نی چکہایا مجکو
اوس پری نی جو شراب آج پلائی مجکو
ثابت کی ہی عجب سیر دکہائی مجکو
چمن نہ مینا کبھی زنہار قسم دی دیکر
ساقیا آج یہ مے تو نی پلائی مجکو
چال چلتا ہی کس انداز سی دل لیتی مین
یہ ادا اوس بت کافر کی تو بہائی مجکو

عشق دندان صنم کو نہ کہین جای بچاے
اسلئی سوکہی ہوی ہون چشم گوہربار کو
جہوٹی وعدی ہی کیا کرتا ہی مجہی پر ان
سرد کرو تمہاری گرمی بازار کو
حضرت یوسف اگر آنا وہ میرا خوبرو دن
شاہ صندل جانتا ہون یار کی تلوار کو
ہو لگانا اوسی میرا درد سر جاتا رہا
کہتی ہین وہ آب کوثر سی کرونگی وضو

قاتل ہماری حسرت دل کچہ نکال تو
کر قتل یاد کہ ہمین اپنا جمال تو
جن ابرو نسی بڑہکی ہین تیغ آفتاب
لب ہو سکی کا اوسکی مقابل ہلال تو
کہتا ہی سرو قد نو خیز دیکہ کر
پامال کر چلا مجہی ای نونہال تو
ای کنج تر سناتا ہون دلدار کی قسم

دل کبہی لف سیہ مین نہ پہنساؤن زنہار
مجہہ گرفتار قفس سی ہی یہ صیاد کو ضد

دام الفت سی جو ہوجای رہائی مجکو
نہ خبر فصل بہاریکی سنائی مجکو

مجسی کرتا ہی لگاوٹ عبث ای شرم وہ شوخ
صاف یہ ہی نہین منظور صفائی مجکو

ہو گی رسوائی تو مجہہ ڈالو خون سی بہر تلوار کو
کسیون ہراسان ہی دلا اتنا خدا کو یاد کر
یا تو اوس شمشاد قد سی رات دن ہی ہمکنار
بیوفا اور بیمروت ہی وہ ظالم حیلہ ساز
مثل ناوک موج بوی گل ہی سینی کی پار
وصل کی باتو نسی دلکو شاد کرتا ہون سدا
ہو گیا ہی ٹکری ٹکری خنجر فرقت سی دل
بہول جای چال اپنی تجکو ای کبک دری

اسلئی دکہلا رہا ہون زخم دامندار کو
کیا عجب خالق ملادی گر تیری دلدار کو
یا ترستی ہین پڑی ہر سو نسی ہم دیدار کو
جانتا ہون خوب ہی مین اوس بت عیار کو
جب ندیکہا باغ مین اپنی گل بی خار کو
چین آتا ہی نہین اسپر ہی جان زار کو
چاک کرکی دیکہ میری سینہ افگار کو
اک نظر دیکہی جو تو اوس شوخ کی رفتار کو

اک غزل اس بحر مین ای شرم لکہنا اور بہی
اہل عصمت سنتی ہین اکثر تیری اشعار کو

کچہ اثر کرتا نہین کہنا کسیکا یار کو
باعث آرام دل ہی ایک تیرا بیٹہنا
غیر کو پہلو مین جا اوسنی جو دی تقصیر کیا ہوا
چشم گریان باندہ دیتی ہی وہان اشکو نکا تار
مانگتا ہون ایک بوسہ جسسی تو دیتا نہین

شرم کیا سمجہائی کوئی اوس بت عیار کو
پاس اپنی کیا کرون ٹہلاکی مین دو چار کو
آج تک دیکہا کسی نی ہی گل بیخار کو
غیر چہوتا ہی اگر اوسکی گلی کی ہار کو
چہوڑ دی بہر خدا ہر دم کی اس تکرار کو

پیدا ذات مین تیرے نہین ہے کوئی [illegible]
[illegible] کی سے ہزار ہی وہ
پہر خدا جانے [illegible] کی گردش مین
ہی بجا طرۂ [illegible] تیرے دستار ہی وہ
پیر ہی خسرو خوبان تیرے [illegible]
زلف پیچ مین ملا جو نہین نکلتا
ای نہین مجکو کہین اور گرفتار ہی وہ
بوسہ دینے کو کہا تہا سو دیا آج مجہے
بولتا جہوٹ نہین صادق الاقرار ہی وہ
دل فریبی مین نگاہ دیکہی ہی کی مثل و نظیر
کوئی [illegible] کیا [illegible] کہ عیار ہی وہ

قاصد تو یہ کہد یجیو پیغام زبانی	دو دو گی پڑہو گی جو دل افگار کا نامہ
مضمون نہین شرارت ہے عبارت نہین لکہائے	یہ ہوگا مقرر اوسے عیار کا نامہ
قاصد تو ذرا کہیو کہ خط پڑہ کے طلب کر	اے شوخ یہ ہی تیرے طلبگار کا نامہ
خط دیکہ کی بولا کہ سیہ ہے یہ دو رویہ	لایا ہی یہ کون ایسے سیہ کار کا نامہ
اوس رونکی خوشی کا مین بیان کر نہین سکتا	قاصد نے دیا لا کی جو دلدار کا نامہ
ہی وعدہ کیا آپکا پڑہ ہے یہ مجکو	لکہ بہیجے نہ ظالم کہین انکار کا نامہ
ہر سطر جو زنجیر ہی ہر دائرہ ہی طوق	ہی یہ کسی مجنون گنہگار کا نامہ
مکتوب یہ ہوتا ہی گمان غنچہ گل کا	کیا ہی یہ صبا اوس گل بیخار کا نامہ
خنجر کیطرح چاک کرے سینہ و دلکو	چہاتی سے لگاؤن جو ستمگار کا نامہ
غربال کے مانند جو روزن مین ہزارون	سفاک ہی یہ تیری دل افگار کا نامہ
ہو کثرت مضمون سے سیہ کیون نہ دو رویہ	ای حور سیہ ہی ایک سیہ کار کا نامہ
ہر دائرہ ہی دیدۂ مشتاق کیصورت	چہپتا ہی کوئی طالب دیدار کا نامہ
مکتوب لفافی سی یہ لپٹے کہ ہو وصلے	لکہو تم اگر وصل کی اقرار کا نامہ
مستون کیطرح جہومتا آتا ہی جو قاصد	لاتا ہی مگر ساقی سرشار کا نامہ

فن کرتا ہی کیا ساتہ مرے لکہتا ہی کیا کیا
ای شرم نہ دیکہ اوس بت عیار کا نامہ

جسکا ہمسر نہین دنیا مین مرا یار ہی وہ	ہر طرح ساری حسینو نمین طرحدار ہی وہ
جوش وحشت کو مرے دیکہ کے کہتے ہین طبیب	جسکے مجنون کو ہوا تہا اسی آزار ہی وہ
چالکے اوسکے نہ تقلید کرے کبک دری	ہوش اوڑ جائین جسے دیکہ کے رفتار ہی وہ

قہر و کلمہ پڑہین دیکہی کیو نکر [illegible]
حسن و خوبی مین برہر [illegible] سرو ہی وہ
عشق مین [illegible] صورت دیوار ہی وہ
[illegible] کی نہ دم بار مین [illegible]
کوچہ یار کے [illegible] سمجہ یار کو عیار ہی وہ
[illegible] ای یوسف [illegible] بازار ہی وہ

۵۹

[illegible] آرزو سی آتا ہے
مین اگر جانہ سکا آپ ہی ہمار ہی وہ
[illegible] ہر سی جاتا ہی [illegible]
[illegible] کیطرح ہاتہ مری [illegible]
[illegible]

اپجون سختی ایام کی تاثیر یہہ ہو
آسیا ہنگی شب و روز ہر اک کو پیسین

واہ کیا عالم وحشتمین ہی اولٹی سمجھے
قبر وحشی پہ نہ رکھہ پہول کوئی کیدے سنگ

ہو نمین وحشی او نہین زخمونپہ لگاتا کے پہتہر
وہ تری آنکھونمین جادو ہے اگر دیکھی تو

اپنے وحشے کے لیے سنگ جراحت سمجھا
لب نازک سی ترے لعل کو دیتے نہ مثال

گل سی ہی نرم ترا جسم مگر سنگ ہی دل
سنگ پہ کہود کے گل کارے گرائی سنگ تراش

ہون پہاڑ و نکیطرح چرخ کہن پہتہر کے
ہون جو بالفرض یہ سب چرخ کہن پہتہر کے

نظر آتی ہین گلہای چمن پہتہر کے
ہم تو مشتاق ہین ای عہد شکن پہتہر کے

زخم اچہی نہون ای تیر فلکن پہتہر کے
ای فسونگر ابہی ہوجائین ہرن پہتہر کے

زخم آلے نظر آئے جو رسن پہتہر کے
کاش ہوتے دہن اہل سخن پہتہر کے

الضم ادر بتونکے ہین بدن پہتہر کے
ہم ہین دیوانے دکہا ہمکو چمن پہتہر کے

سخت نادان ہین ای شرم جو دیتے ہین مثال
برگ گل سی ہین وہ لب لعل یمن پہتہر کے

سنگدل نی جو بنائے ہین چمن پہتہر کے
نکہت زلف بتان دشت مین جسیدم پہیلی

گفتگو سامنے اوس بت کے کبہی ہی نہ کی
وہ صنم وحشتمین اک روز کہین جا نکلا

نظر آیا جو اونہین رنگ عقیق لب یار
کوکب بخت کی سختی سے یہی ہے مجہے خوف

تولا نظرونمین جو یہنی بت سنگین دل کو

کہین ہو جائین نہ اشجار یمن پہتہر کے
سنگ گگنے سے ہوے آہوے ختن پہتہر کے

جتنی بیٹہے تہے ہوے سبکے دہن پہتہر کے
دیکہکر اوسکو بنے سارے ہرن پہتہر کے

یون ہوے چپکہ بنی اہل یمن پہتہر کے
کہین ہو جائین نہ یہ چرخ کہن پہتہر کے

ڈہیلے آنکہونکے مرے بنگئے من پہتہر کے

میرا دامان اور ہے اوس مہ کا دامان اور ہے
دیکہکر بسمل ہوا اوسکو اسی کا ارمان اور ہے

زلف پیچان اور ہے یہ مار پیچان اور ہے
وہ فقط اک شہر ہے یہ کشور حسن و ادا

رومی جانان اور ہے ملک سلیمان اور ہے
یہ ہی باغ آشنائی وہ ہے گلزار بہشت

بزم یاران اور ہے اور بزم جانان اور ہے
بلبل شیراز حافظ ہی یہ ہی طوطی ہند

وہ غزلخوان اور ہی ناسخ غزلخوان اور ہے

مشک کی کیا اونکا بہت آپکا اتر لب ہے
کیون نہ ہم رکھوترے مصحف تلی نجمین
حور دیکھی تو کہی آیت کوثر لب ہے
مسی ملتی ہی یہ ثابت ہوا ای شرم مجھے
مشک نافہ ہی دہن یار کا عنبر لب ہے
فصل گلمین نغمہ سنجی کرتے ہین کس نور سے
سر اوڑ جاتا ہی مرغان چمن کی شور سے
ای پری گو ناتوانی مین ہون افزون مور سے
لوٹتی ہین غیر لطف وصل صنم دیدہ و زہ ہجر انکا مدام

اوس سے روشن دہن ہی یہ روشنی دنیا کی ہی
یان تو ہی داغ دل پر داغ ہوتا ہی پہول
ہی وہ چشمہ زندگی کا اسپہ مرتا جہان
راحت دل دیدہ سی اوسکے ہو اس درد دل
سو نگہ کر اوسکو مر اون مر گئی یوسف کیطرح
روے روشن کو ترے کیا ماہ سے تشبیہ دون
مستی مین تیز نگہ سی اسکے آہو سے کیر و طن
کشتہ نرگس اوس سے ہو در پائین مرض سے اشفا

یار قرآن اور ہے رخسار تابان اور ہی
میرا دامان اور ہے صحرا کا دامن اور ہے
آب حیوان اور ہے لب تیرا جانان اور ہے
زخم خندان اور ہی روی خندان اور ہے
سیب بستان اور ہی سیب زنخدان اور ہے
ماہ تابان اور ہی مہر درخشان اور ہے
چشم جانان اور ہی چشم غزالان اور ہے
ابر باران اور ہی یہ آب نیسان اور ہے

کیا تجہی ای شرم او ستاذ زمانہ سے مثال
تیرا دیوان اور ہی ناسخ کا دیوان اور ہی

سنہ یہ کہیئی کہ مسیحا کی برابر لب ہے
برگ گل سی بھی نزاکت مین فزون تر لب ہے
باتکی باتمین زندہ دل مردہ کو کیا
کیون نہ انگشت نما ایفلک حسن ہون
بات کیونکر سنہ او س غیرت شیرین کی نبات
دیکھون ان سبکو تو جان ہو مین کیونکر سقا
کیون نہ جنت کا گمان عارض گلرنگ پہ ہو
چاند عارض مین نشتا رمین یقین ہے
موج می صاف تبسم ہی نئی دو ون تشبیہ

دل مردہ کو جلاتا ہی پیمبر لب ہے
خط ہی مانند خضر آیت کوثر لب ہے
معجز ہے ہوا ثابت کہ پیمبر لب ہے
ماہ نو سی کہین دہ چند منور لب ہے
ہی دہن تنگ شکر غیرت شکر لب ہے
تیغ ابروے تیرہ تیر ہی نشتر لب ہے
آپ ہین حور لقا اور لب کوثر لب ہے
فلک حسن اگر تو ہی تو اختر لب ہے
ساغر می ہی دہن اور لب جام غر لب ہے

صبح محشر جو نہ کی کروگی تو رسوائی ہوگی
لذت وصل کسی نے نہ بہائی ہوگی
اوسکی تر ہوگی مکدر تو صفائی ہوگی
بسکہ گیسوی تری گیسو میں دل زار ہوا
تاقیامت نہ کبھی اسکی رہائی ہوگی
فکر و تدبیر ہی ای یار اسکی مجکو
یار کی گھر مری کسطرح رسائی ہوگی
جہڑکیاں دیتا ہی اور گالیاں

پیر ادا یار کی ایدل تجھی بہائی ہوگی
چل دلا کوچہ قاتل میں جو ہونی ہو سو ہو

سو رہتی اگر ہم تجھی آغوش مین لیکر
ملتی نہ کبھی تجھسی اگر جانتی ایسا
تیری ور دندانکی اگر ہوتی نہ شیدا
دیتا لب سیگونکا جو بوسہ بت بدمست
گر جانتی دکھلائو گی تم صدمۂ فرقت
اوس زلف پریشانکی اگر وصف نکرتی
دکھلاتی اگر تم گل رخسار نہ اونکو
انکھون مین ہی دم لب پہ فغان دلمین دہتی

پہر حشر کی بہی شور سی بیدار نہوتے
دل دیکی ہم اسطرحسی ناچار نہوتے
یا دل کبھی نیسان کی کہریار نہوتے
پہر حشر تلک ہم کبھی ہشیار نہوتے
ہم وصل کی ای جان طلبگار نہوتے
اسطرح پریشان کبھی اشعار نہوتے
گل دیدۂ بلبل مین کبھی خار نہوتے
گر زندگی ہوتی تو یہ آثار نہوتے

اسطرحکا حال اپنا نہوتا کبھی ای شرم
گر نرگس بیمار کی بیمار نہوتے

ہمنی سید ہی جو کوئی بات بنائی ہوگی
نیچی خنجر کی گلی کتنونکی آجائین گی
وہ جواب مجہسی جلی باتین کیا کرتی ہین
دیکہ لیگا لب جان بخش ترا جو بیمار
مثل آئینہ غبار آگیا دلمین میرے
مہندی کیطرحسی پس جائیگا دل عاشق کا
روح قالب سی اوسی وقت نکل جائیگی
اوڑہ لیگا مرا مہرو جو کبھی سر پا مین
دیکھتی ہین جو تجھی ہم تو بہسلتے ہین نگاہ

اوسنی ٹیڑی ہمین جہنجلا کی سنائی ہوگی
دست فصاد مین جب تیری کلائی ہوگی
آگ کچھ جا کی رقیبونی لگائی ہوگی
نہ مریگا وہ قضا بہی اگر آئی ہوگی
صاف با تو نسی نہ اب دلکی صفائی ہوگی
کف پا یار کی جسوقت حنائی ہوگی
تجھسی ایجان اگر مجھسی جدائی ہوگی
غیرت چادر مہتاب ضیائی ہوگی
اسکی چہرہ کی بہلا ایسی صفائی ہوگی

دیکھکر مجھکو جو منہ پھیر لیا یار نی ستم
اب کسی اور کی صورت اوسی بہائی ہوگے

سو طرح کی جفا تری آغاز مین سہی
مت ہو جیئی ترش غلطی سی کہا تہا جانان
کرتی ہو جان نثار سی کیون اسقدر گریز
جس بات کو مین کہتا ہون تم کہتی ہو نہین
قول و قسم کو آپکے سچ جانتی ہین سب
سہگو جو مینی کوٹھی کو بام فلک کہا
اسکے بھی کچھہ لڑائی ہی اتنا برا نہ بان
کیونکر کہون مین اوسکو کہ وہ تند خو ہی اشتعال
ای شہسوار ہاتہ سی چھوٹی تو دی مجھے
یہ ہی شب فراق کسی جا ہو دن ڈھونڈنی
رخسار کو جو تیری چھوا مینی کیا ہوا
کیا اسکا غم تمہین رہو غیر ہنسی شادمان
جو جو کہ کام تمنی کئی ہین ہوئی ہین سب
کرتا ہون کیا بیان مین وعدہ خلافیان
خدمت گذاریان تری کس کس طرح سی کنیز
آئی بہار جامہ دری بھی ضرور ہی
صورت کسی طرح سی تو دیکھو مین یار کی

اے سپہر تجھکو قدر نہین تو نہین سہی
بوسہ لبونکا قند نہین انگبین سہی
پیاری غلام ہی سہی عاشق نہین سہی
ایسی نہین نہین سہی تو سچ سچ نہین سہی
باور اگر مجھی نہین مین بی یقین سہی
ایماہ کیون بگڑتی ہو عرش برین سہی
ہم خوب رو نہین سہی تو ہی حسین سہی
اچھا بتا ہی وہ تو بری اب نہین سہی
دامن ترا نہین سہی دامانِ زین سہی
اب ای خیال یار تو ہی ہمنشین سہی
اس تیرے کشتۂ حسن کا مدفن خوشۂ چین سہی
بس آپ کی بلا سی ہین اندوہگین سہی
اک آفرین تو کیا کہون سو آفرین سہی
سچی اجی تمہین سہی جھوٹی ہمین سہی
غصہ کبھی سہا کبھی چین جبین سہی
دامان و جیب اگر نہین تو آستین سہی
پیش نظر خیال ہی کی دوربین سہی

٦٣

سامنی ایسی ہیو فلک کے ستم
رو کی اب زار زار کیا کیجے

نعل مین اک بت مہرو ہے شادمانی ہی
ہی انتظار اجل طرفہ زندگانی ہی
وہ خود پسند کری کسطرح کسیکو پسند
تری فراق مین مرتا ہون جلد آ او بت
جنازہ دیکہ عدو کا نہ شاد ہو قاتل
فراق جانی ہی بہتر ہے اوس پریکا وصال
ہزار جان سی نکیونکر ہون شیفتہ یارو
خبر نہو مری الفت کی اک ذرا اوسکو
بس اتنی ہی مین تو گہبرا گیا ہی کیون دل
تلطف اور وہ نیہ کرتا ہی مجہپہ جور و ستم
اوٹھاؤن یار سی دل کیا کہ اوٹھ نہین سکتا
کہی یہ اوسنی خموشی کی وجہ در پردہ
خدا ہی جانی ہوئی اوس سے کسطرح الفت
مزا تب اوٹھی گا جب ہو نگی خط پہ خط تحریر
عجب نہین جو ہنسو دیکہ دیکہکر مجہکو
مین اک فقیر ہون کمل سیاہ کافی ہے
ہوا ہی چاہ زنخدان سی عشق ای یوسف

خدا کا فضل ہی تائید آسمانی ہی
الٰہی عشق ہی یا قہر آسمانی ہے
غرور حسن ہی او عالم جوانی ہے
خدا کی واسطی اب تہوڑی زندگانی ہے
جہان فانی ہی ہر اک کو موت آنی ہے
بنا ز آج سلیمان کی ہمنی مانی ہے
تمہین بتاؤ یہان کون اوسکا ثانی ہے
یہی تو بات مجہی شوخ سی چہپانی ہے
ابہی تو عشق مین آفت بڑی اوٹھانی ہے
جفائین ہم پہ ہین غیر و نپہ مہربانی ہے
ضعیف ایسا ہوا ہون یہ ناتوانی ہے
کہ پردہ دار کو لازم صدا سنانی ہے
مری او راوسکی محبت کی اک کہانی ہے
ابہی تو اوسکی مری گفتگو زبانی ہے
کہ فرط ضعف ہی او رنگ زعفرانی ہے
تمہاری واسطی تجزیب جامہ دانی ہے
اسیکی چاہ مین اک روز جان جانی ہے

نہ ہی نصیب جو ہم ہیو مجلس کربلا الستم [illegible]
زیارت بتدہ دین عیش جاوداں [illegible]
جب کبہی بہیجا ہی خط اوس خود کام مجہی
پہنچنے مطلب کی کی نکتہ کی وہ پیغام مجہی
ہنڈہ لگی دیبان جو زلفون کی ہر شام مجہی
ہمنشین کس تا سحر آیا نہ ہر آرام مجہی
ابرو کی باغ ہی اوہو چمن ہی عمرہ گل [illegible]
ساقیا دی فی الفور رنگ کا اک جام مجہی
زلف ہی اپنی نہ دکہلا فی ایدل میرا
کیا گرفتار کیا آپ نے کی دام مجہی
کیون نہ ہر دم ہے فریاد کی فریاد کرون
نظر آتا نہین وہ شوخ لب بام مجہی
تجکو دکہلات رخ و زلف دکہا یا کبہی
دلسے بہاتی ہی ہی صبح ہی شام مجہی
موج بوی گل تر سی وہ زیادہ ہی لطیف
اس سبب سے نظر آیا نہ گل اندام مجہی
نہین فرماؤ قرار آئی مجہی [illegible]

۶۴

شرم پیغام زبانی سی بھلا شاد ہون کیا
اوسنی بھیجا نہ کبھی وصول کا پیغام مجھی

جیسی اوس شوخ ستمگار کی ہم یار ہوتے
رات ایماہ یہ وارفتہ رفتار ہوے
لب جانبخش دکھا کر ہمین اچھا کر دے
کچھ رقیبون نے سکھایا ہے مقرر کہ جواب
تو بھی کہتا تھا کہ ہم تجکو نہ چھوڑینگی کبھی
پا ذکیط جسی کیونکر نہ پھری دل اپنا
نکہت گیسوی مشکین جو ادہر سے آئی
شعلہ حسن سے پھرا تو گرا دی بجلی
غیر سی ہنسکی رولایا مجھی ای تیرے لب
گل رخسار ترا دیکھکی بلبل نی کہا
خود فروشی سر بازار جو لائی اونکو

کیا کہین سخت مصیبت مین گرفتار ہوئے
جو ستاری ہی ثوابت ہے وہ سیار ہوئے
دیکھکر نرگس بیمار کو بیمار ہوئے
پاس آ بیٹھنی سی تم مری بیزار ہوئے
اب وہ اگلی تری کیا قول اور اقرار ہوئے
ایک ہم جائینگی وارفتہ رفتار ہوئے
مشک نافی سی فزون رہزن دلدار ہوئے
ہم بھی موسی کیطرح طالب دیدار ہوئے
مین گھبرا رہا ہوا تم جو شکر بار ہوئے
پھول گلزار کی آنکھون مین مرے خار ہوئے
مین تو کیا حضرت یوسف بھی خریدار ہوئے

اک نظر بھی نہ اوسی دیکہ سکی تم ای شرم
دل مین کیا سوچی تھی کیون طالب دیدار ہوئے

خوبرویون پہ طبیعت اگر آجاتی ہی
کھینچ لیتا ہی خفا ہو کی وہ جسدم تلوار
رات دن شوق مین رہتا ہی اوسکی بد ست
آرزو دل کی نکلنی نہین پاتی افسوس

آنکھونکو موت کی صورت نظر آجاتی ہے
درمیان صلح کی خاطر سپر آجاتی ہی
میری مینکش کی طبیعت جدہر آجاتی ہی
کیا شب وصل کی جلدی سحر آجاتی ہے

نظر نہ آئی ہاں مین جسکو کہکشان سارے
تمہارے حسن کا جلوہ ہی البسا ہوش ربا
کہ محو ہوگئی ہی محفل جہان سارے
وہ دل جلا ہون اگر سوز دل بیان کرون
برنگ شعلہ دہن مین جلی زبان سارے
نگاہ گرم سی دیکھا جو یار نی دم غسل
کباب ہوگئین دریا مین مچھلیان سارے
نہ کی خدا کی عبادت ہوا نہ وصل صنم
ہزار حیف ہوئی عمر رایگان سارے

وہ نالی شعلہ فشان کرتی ہین معاذ اللہ
عذارِ سرخ جو دیکھین ترے تو گل ہو زرد
کیا ہی زاغ کمان کو بھی آج کیا بسمل
جو حالِ دل کہون رو کر تو سن سکے یا رکبھی
زبانِ تیشہ صدا کو ہکن سی کہتی تہی
زبان پہ لاؤ نہ قصہ سیاہ بختو نکا
پڑا ہی عارضِ گلگون کا عکس کیا اونپر
جلا دیا مجھی اس درجہ آتشِ غم نے
کدہر ہی ای سگِ دلدار آ خدا کی لئی
اوتارتا ہی اگر کانسی وہ قلزمِ حسن
تمام عمر یہ حسرت رہی بہلا نہ کہا
شرر فشان ہو جو بلبل کی آتشِ غیرت
زبان جلنی لگی ہکا دمِ فغان سارے
بنی چمن کی زمین کشتِ زعفران سارے
لہو مین ڈوب گئی ہی ترے کمان سارے
کبہی تمام نہو گی یہ داستان سارے
یہ محنتین تری ہو نگی رایگان سارے
سیاہ ہو گی ابہی آپ کی زبان سارے
ہوئی ہین سرخ جو بالی کی مچہلیان سارے
گہ شکل دل کی لگین جلنی ہڈیان سارے
کہین نہ آگی ہما کہا ای ہڈیان سارے
ترسنی لگتی ہین بالیکی مچہلیان سارے
برائیان ترے کرتا ہی بدگمان سارے
تو گلفروش کے جلنی لگی دوکان سارے

وہ صبح ہوتی ہی الشیرم اوٹھ گیا افسوس
نہ سنتی یا یا مری شوخ داستان سارے

بیمروت تجھی دل دیکی یہ پایا ہمنی
شمع و گرمیِ الفت سی ترے محفل مین
عشق مین اوس سر تا پا کی یہ رہتا ہی خیال
ترے شرم و ہو کی لگا کہنی الگ بیٹہ کہین
بیٹھی روتی ہین تصور مین کسیکی دن رات
صبر و آرام کو ہاتہو نسی گنوایا ہمنی
دلکو پروانیکی مانند جلایا ہمنی
ایسے بی مہر سی کیون دلکو لگایا ہمنی
منہ سی منہ خوب سا جب اوس سے بلایا ہمنی
دل لگانیکا یہی لطف اوٹہایا ہمنی

کوئی پہونچا دی ذرا یہانسی جانان تک
وہ صنم جب طیش مین آتا ہی ہنگام نبرد
آگئی ان مکار پونسی تہسنہ تہا واقف صنم
ہی تو شاہنشاہ خوبان جہان ایجان من
کردیا ایسا مشبک تیر مژگان نی ترے
محفل خوبان مین جب آتا ہی وہ رشک پری
پہنک رہا ہون آتش فرقت سی قاتل اسقدر
تجکو جو بیست دیکہا سرکشی جاتی ہی
ہوگئی بہزاد وہانی نشاۂ الفت مین مست
سید عالم نی دیکہا نور ذات ذوالجلال
تیری آگے کیا پری حور آئی ایجان جہان

ہی فقط اتنی تمنا اس دل رنجور کی
سامنی اوسکی جہپک جاتی ہین آنکہین حور کی
سچ بتا کسنی سکہائین تجکو باتین شعور کی
شان و شوکت آگی تیری کچہہ نہین فغفور کی
شکل سینہ کی بنی ہی خانۂ زنبور کی
پہر بہلی لگتی نہین آنکہون مین صورت حور کی
زخم مین جلتی ہی آہ بتی مرہم کافور کی
تیری آگے جہک گئی گردن ہر اک مغرور کی
کبہی جب تصویر دیکہے تیرے نرگس مخمور کی
حضرت موسی نے گر دیکہی تجلی طور کی
دیکہکر صورت تری صورت نہ دیکہو حور کی

دیکہکر گریان مجہی ہنسنی لگا ہی وہ تو شرم
چشم تر پہ بہتان کنی لگا ناسور کے

تجکو کسطرح سی اون پہولونکی بو راس آئی
گو کہ ور کار گلہ یار کی یاد آتی ہی
جب تہا غیر تری پاس تہا او گل تہا چراغ
گہر سی جب نکلی اکیلا وہ گل نورستہ
سادہ پن اوسکا یہ بہایا ہی دیکہون اوسکو
کہنچکر نکلی تہی دل کی تمنا ہمسکو

جنمین کچہہ کاکل جانانکی نہ بو باس آئے
کوئی آگی نہ مری لیلی ہا مساس آئے
سیکڑون میرے دل صاف مین وسواس آئے
دلمین بتلاؤ نکیون گر مری وسواس آئے
کوئی گر پہنی ہوی زیور الماس آئے
کیا کہین وانسے جو ہم آئی بصد یاس آئے

67

ہم بہلا حال دل اپنا کہین کس سی جاکر
بات سب کرنی ہین یہان تیری طرفدار
ہوگیا اہل نادان مجہی سودا تہا پر
نقد راحت کو دیا … خریدار
سو رہی جا کی صنم …
تری تجکو خبر … مری بیدار
تیری چہرے کی مقابل ہی کہان
شکل خورشید بہی …

یار اس ناز سی سوتا ہی کھلی ہین آنکھین
لفظ دلکو بہی شکستہ وہ لکھا کرتا ہی
آئی رونیکی صدا جائی صریر خامہ
لطف مینوشی جنت جو بیان کرو اعظ

خواب نے شکل دکھائی مجھی بیداریکی
مشق کیا دل شکنی کی ہی دل آزاریکی
قاصدا خط مین حقیقت جو لکھون زاریکی
توبہ توڑ وا نی نہ لذت کہین میخواریکی

فرقت یار مین اندھیر ہی دنیا اندھیر
میری آنکھون مین یہ چھائی ہوئی ہی تاریکی

تماشا برق و بارانکا دکھادے
حیا و شرم کا پردا اوٹھادے
کرو شیرین زبانی سب سے پیارے
نصیحت کی ہو ناصح جب تجھی قدر
مجھی صورت نہ دکھلائی نہ دکھلا
لب جان بخش پر تیری موا ہون
جبین تک آگئی ای اشکون کی دریا
لکھا افتادگی کا خط مین احوال
بہ شکل آئینہ تجھسی رہین صاف
برنگ ساغر مے ابتو ساقی
کسیکی مصحف رخ کا ہون بیمار
کہا مین نی کہ دی اک بوسہ زلف
ابھی ہو غش سی فرصت ہوش آجائے

دلا مین روؤن تو اوسکو ہنسا دے
لبون پر دم ہی اب صورت دکھا دے
سخن وہ ہی کہ جو سبکو غرا دے
ترا دل گر کہین خالق پھنسا دے
کبھی آواز پر دیسی سنا دے
مسیحا کیطرح دم مین جلا دے
مری قسمت کی لکھی کو مٹا دے
کہین قاصد نہ خط میرا گرا دے
اگر تو خاک مین مجھکو ملا دے
ہماری لب سے لب جلدی ملا دے
کوئی قرآن کے مجھکو ہوا دے
لگا کہنی تجھی میری بلا دے
اگر تو مصحف رخ کی ہوا دے